''ہماری کہانی''

''میں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ اس سنسنی کو مس کیا تھا جس کا شکار ہر وہ لڑکی ہوتی ہے جو اپنے منگیتر کے بارے میں بات کرتی ہے۔''

سنسنی مثبت معنی میں نا کہ میری طرح منفی میں کہ جیک کا خیال آتے ہی میرا سر ایسے چکرانے لگتا ہے جیسے بہت ساری چمگادڑیں میرے سر میں گھس کر آپس میں پکڑن پکڑائی کھیل رہی ہوں۔ میں اکثر سوچتی ہوں کہ ایک منگیتر میں آخر ایسا کیا ہوتا ہے کہ اتنے اہتمام سے اس کے بارے میں بات کی جائے جیسے سکول میں کالج میں لڑکیاں کیا کرتی ہیں۔ اس کی لک کی، اس کے کریزما کی، اس کے اسٹائل کی، اس کی مسکراہٹ کی حتی کہ اس کے سنائے جوکس کی بھی۔ جن کی منگنی نہیں ہوئی ہوتی انہیں فکر لاحق رہتی ہے کہ ان کا ''وہ'' کیسے ان کی محبت میں مبتلا ہوگا یا دراصل اسے کیسے ہونا چاہیے۔ اس کے لیے وہ باقاعدہ فلموں کے سین ذہن میں رکھ کر ان میں سے چھانٹی کرنے لگتی ہیں کہ کون سا ''بیسٹ فالنگ ان لو سین'' ہے۔ انہیں یہ سوچیں بھی گھیرے رکھتی ہیں کہ اس ''خاص انسان'' کو انہیں پرپوز کیسے کرنا ہوگا۔ فون پر باتیں کیسے کرنی ہوں گی۔ سالگرہ پر کہاں ڈنر کے لیے لے کر جانا ہوگا اور گفٹ کو کس خاص انداز سے ان کے دربار میں پیش کرنا ہوگا۔

مجھے حیرت ہوتی کہ ایک منگیتر کو لے کر اتنا کچھ کیسے سوچا جا سکتا ہے۔ منگیتر کیا کوئی اور ہی مخلوق ہوتا ہے جو آپ کی زندگی کو غباروں، پھولوں، کینڈل لائٹ ڈنر، اور گفٹس سے بھر دے۔ یا وہ آپ سے ایسی باتیں کرے جو کسی نے کبھی کی نہ ہوں۔ یعنی ایسی کون سی بات ہے جو کسی نے کبھی کی نہ ہو...... میں سوچنے پر مجبور ہو جاتی یا آس پاس کی لڑکیاں مجھے سوچنے پر مجبور کر دیتیں۔ اور پھر اگر کسی دوست سے پوچھ ہی لیتی تو وہ ہنس کر کہہ دیتی۔

''یو آر اے آنٹ'' (تم پاگل ہو)۔''

میری انگلش اچھی ہے لیکن پھر بھی میں نٹ کو اخروٹ کے معنی میں لیتی ہوں۔ پتا نہیں کیوں مجھ نٹ سے اخروٹ ہی یاد آتا ہے اور ایسے لگتا ہے کہ کہا جا رہا ہے کہ ''تم اخروٹ کی طرح ہو''۔ سخت اور تھوڑی سی نمکین۔ زیادہ کھا لینے پر کچھ کچھ کڑوی بھی۔ ایسی لڑکی جسے زیادہ کھایا جا سکتا ہے نا روزانہ۔ اور یہ بھی کہ تم اخروٹ کے خول میں بند ہو۔ مجھے گھٹن ہونے لگتی ہے کہ کیا میں اخروٹ کے خول میں بند لڑکی ہوں۔ اتنے چھنے منے سے اخروٹ کے خول میں بند۔ اف...... لیکن کیوں؟؟؟ کیا صرف اس لیے کہ میں ایک نارمل منگیترانہ لائف نہیں گزار رہی۔ میں یہ معلوم نہیں کر پائی کہ منگیتر کیسے ہوا جاتا ہے یا منگیتر کو کیسے رکھا جاتا ہے۔ یعنی منگیتر کا یوز کیا ہے؟ جہاں تک غباروں، پھولوں اور ڈنر کی بات ہے تو میں اب تک ان معاملات میں ''تباہ شدہ نہیں بلکہ آفت زدہ'' ہوں۔ جہاں تک گفٹس دینے اور لینے کی بات ہے تو اس میں دونوں طرف سے ڈنڈی کی جاتی ہے اور ہر بار کی جاتی ہے۔ فون کرنے کی بات تو ایسے ہی ہے جیسے چاند پر جا کر ٹاٹا کرنے کی۔ ہم دونوں کے والدین نے اپنی سی کوشش کی ہے کہ ہم کم سے کم فون پر ہی بات کر لیا کریں لیکن ہم دونوں نے اپنی پوری سی کوشش کی کہ ''بھاڑ میں جائے یہ'' مجھے کوئی ضرورت نہیں اس کے منہ لگنے کی۔ جو سامنے سے اچھا نہیں لگتا وہ فون پر کیا اچھا لگے گا۔

یہ سچ ہے۔ہم دونوں نے کبھی سیدھے منہ ایک دوسرے سے بات نہیں کی پھر بھی ہم ''منگیتر'' کے عہدے پر فائز ہیں۔ہم دونوں نے ایک دوسرے سے جان چھڑانے کا کوئی ایک بھی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا پھر بھی ہم ''منگنی شدگان'' ہیں۔بلاشبہ یہ کھلا تضاد ہے۔اسی لیے بچپن سے اب تک کے تلخ تجربات سے اٹے منگیترانہ فیز میں میں نے تو یہی جانا ہے کہ ''منگیتر ازاے آنٹ۔''

اب جبکہ میں کالج کی اسٹوڈنٹ ہوں اور جلد ہی یونیورسٹی جانے والی ہوں تو میں یہ پلان کرنے لگی ہوں کہ میں اپنے بچوں کی بچپن میں ہرگز منگنی نہیں کروں گی۔ بلکہ چند غیر ملکی فلموں نے تو مجھے اتنا باغی کر دیا ہے کہ میں نے سوچنا شروع کر دیا ہے کہ میں اپنے بچوں سے کہوں گی کہ ''شادی کا دن طے کرلو تو بتا دینا' میں شادی میں شرکت کرلوں گی۔'' یعنی میں اپنی ''نٹ آزادی'' کا بدلہ اپنے بچوں کو ''کھلی چھوٹ'' دے کر لینا چاہتی ہوں۔

میری منگیترانہ تاریخ کافی لمبی ہوگئی ہے نا۔جبکہ میری تاریخ میں ہے ہی کیا؟ میں پیدا ہوئی' اتفاق سے خوبصورت بھی تھی اور اس سے بڑے بلکہ برے اتفاق سے انہی دنوں میرے کینیڈا والے انکل ہمارے گھر قیام پزید تھے۔اور ان کا چار سالہ لمبو، یعنی تنبو، اوہو جمبو، افف......ہاں وہی جیک بھی ان کے ساتھ تھا بلکہ آج تک ان کے ساتھ ہی ہے۔ہمت ہے ان کی جو اسے اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے۔شاید اسی لیے والدین کا رتبہ اتنا عظیم ہے کہ وہ ایسی ''آفات'' کو بھی جھیل جاتے ہیں۔

ویسے مجھے ابھی بھی یقین نہیں آتا کہ انکل ایسے پینڈو بھی ہو سکتے ہیں۔اگر انکل کو ایسا ہی دیسی ٹائپ ہونا تھا تو وہ اتنے ماڈرن ملک کینیڈا گئے ہی کیوں؟ یہ دیسی لوگ ذرا نہیں بدلتے۔اپنے بیٹے کا نک نیم کسی انگریزی مووی کے ہیرو پر ''جیک'' رکھ دیا اور اس انگریزی فلم کے ہیرو کے لیے پنجاب کی لڑکی ''عروہ'' کا ہاتھ مانگ لیا۔جبکہ ابھی اس بے چاری کو گلا پھاڑ کر رونے سے فرصت نہیں تھی۔ دُودھ کو پی کر الٹ دیتی تھی اور کوئی نرم غذا اس کے پیٹ میں زیادہ دیر تک ٹھہرتی نہیں تھی۔ایسی نومولودگی کے ٹریک سے ہٹی ہوئی لڑکی کو وہ اپنی ہونے والے بہو کے ٹریک پر لے آئے۔دفع کرتے پھر کینیڈا کو۔یہاں پنجاب میں ''دیہاتوں'' کی کمی تھی کیا۔یہیں رہتے اور کرتے بچپن کی منگنیاں بلکہ نکاح بھی کر دیتے۔

ویسے دس سال کی عمر میں میرے ذہن میں یہ پلان پرورش پانے لگا تھا کہ اگر اس جیک سے میرا نکاح کرنے کی کوشش کی گئی تو میں پولیس بلالوں گی۔ مجھے بہت شوق تھا کہ اخباروں میں میری خبر آتی کہ ''دس سالہ بچی کا نکاح'' مولوی اور ساس سسر کو دلہے سمیت حوالات میں بند کر دیا گیا۔'' میں سرخ گھونگھٹ میں ایک عرصہ اپنی تصویر اخبار میں دیکھتی رہی۔ میں نے پولیس کا نمبر بھی یاد کر لیا تھا لیکن انکل آئے ہی نہیں کینیڈا سے اپنی کینڈی......اوہو جیکی......میرا مطلب ''مسٹر جیک'' کو نکاح کے لیے لے کر۔حسرت ہی رہی اسے جیل میں دیکھنے کی......

آواز کے بعد میری اس سے پہلی ملاقات ویڈیو کے ذریعے ہوئی تھی۔ جب میں نے اسے چلتے پھرتے کودتے پھاندتے دیکھا۔پاپا کینیڈا گئے تھے اور کینڈی کی والی بال کھیلتے ہوئے کی ویڈیو بھی بنا کر لائے تھے۔کیا چھوٹی سی نیکر پہنی ہوئی تھی اس نے۔

''اتنے چھوٹے کپڑے پہنتے ہیں یہ لوگ۔'' میں جتنا بنا سکتی تھی اتنا منہ بنا کر کہا۔

وہ لڑکا ہے لڑکی نہیں...... والی بال پلییرز کا یہی ڈریس ہوتا ہے‘‘ پاپا بھی جتنا بنا سکتے تھے اتنا ہی منہ بنا کر کہا۔

میں وہیں چپ ہو گئی۔ میں نے تو بس ایک ذرا سی کوشش کی تھی انہیں اُس کینڈی سے متنفر کرنے کی لیکن وہ مجھ سے ہی متنفر ہو رہے تھے۔ بہت لاڈلا تھا وہ پاپا کا۔ ممی کا بھی کم لاڈلا نہیں تھا۔

اگلی بار پاپا گئے تو اس کی فل ٹریک سوٹ میں سوئمنگ کرتے ہوئے ویڈیو بنا کر لائے۔

’’اب ٹھیک ہے۔؟‘‘ پاپا نے مجھ سے پوچھا۔ جواب میں اس بار میں نے منہ بنا بھی لیا اور سوچا بھی لیا۔

پاپا نے میری ویڈیو بھی ساتھ لے جانے کی کوشش کی تھی لیکن میں مانی ہی نہیں۔ جسے ملنا ہے وہ گھر آ جائے۔ آئے دن میں سنتی رہتی تھی کہ فلاں ملک گھومنے گئے۔ فلاں ملک فلاں میچ دیکھنے گئے۔ ایک ہمارے ہی ملک نہیں آ رہے تھے وہ۔ ویسے پاپا نے ایک بار انہیں لائیو کرکٹ میچ دیکھنے کے لیے بلایا تھا۔ وہ کینڈی آ بھی رہا تھا لیکن پھر اس کا کوئی اسکول کا میچ آ گیا اور وہ ہمارے یہاں کا میچ دیکھنے آ نہیں سکا۔

’’کہاں ہمارا پاکستان ٹو انڈیا ہوم گراونڈ میچ اور کہاں اس کا اسکول کا والی بال میچ۔ اتنی انسلٹ۔‘‘ میں نے کھانا کھاتے ہوئے کہا۔ پاپا کو بھی غصہ آیا۔

’’جو لوگ باہر چلے جاتے ہیں ان میں محبّ وطنی ختم ہو جاتی ہے۔‘‘ میں نے ان کے غصے کو اور ہوا دینی چاہی۔

’’ٹھیک کہہ رہی ہو تم......‘‘ پاپا نے میری تائید کی اور فون اٹھا کر انکل کو محبّ وطنی یاد دلائی۔ انکل کو محبّ وطنی یاد آ بھی آ گئی۔ اور وہ آنٹی کے ساتھ ’’دل دل پاکستان‘‘ گاتے پاکستان آ گئے۔ میچ دیکھا‘ شہر گھوما‘ شاپنگ کی اور چلے گئے۔ آنٹی مجھے تصویریں دے گئی تھیں اس ٹیڈی بیئر کی۔ شرم کے مارے میں نے کچھ کو تو فوراً جلا ہی دیا۔ یہ کیا طریقہ ہے ریچھ کی کھال پہن کر پوز بنانا۔ اور خرگوش بنی لڑکیوں کے پیچھے بھاگنا۔ ویسے پتا نہیں ایسی خرگوشنیاں کس جنگل میں پائی جاتی ہیں جو ایسے چھوٹی چھوٹی فراکیں پہنتی ہیں۔ میری خالہ کی چار سال کی بیٹی بھی ان سے بڑی فراکیں پہنتی ہوگی جو اس کی خرگوشنیوں نے پہنی ہوئی تھیں۔

ننھی منی فراکیوں سے سجی خرگوشنیوں کو میں سکول کے لیے گئی۔ میرا مطلب ان کی ایک تصویر کو۔ اور پھر تقریباً پورے دو ہفتوں تک ہم سب مل کر توبہ توبہ کرتے رہے تھے۔ میری کلاس میں وہ تصویر خوب گھومی بلکہ گھوم گھوم کر مشہور ہو گئی۔ اب جو لڑکیوں نے ان خرگوشنیوں کی فراکوں پر جہنم کے دروازے کھولے کہ میں بھی دو ہفتے خوف سے سو نہیں پائی۔ بعد میں ہم دوستوں نے مل کر مارکل کالرز سے ان بے چاریوں کو پورے کپڑے پہنائے۔ انہیں لباس یافتہ کیا۔

اگلی بار جو تصویریں آئیں وہ پہلے سے زیادہ شرمناک تھیں۔ کوئی میچ تھا اس کا۔ جیک کافی شوخا ہو رہا تھا اپنے دوستوں اور سہیلیوں کے ساتھ۔ وہ سب ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے۔ ایک دوسرے پر گر رہے تھے۔ چلا رہے تھے‘ اچھل رہے تھے‘ بڑے بڑے منہ کھول کر ہنس رہے تھے۔ بلکہ ہنستے ہنستے مر رہے تھے۔ ایک تو عین اس کے سینے پر گرتے ہوئے مر رہی تھی۔

ممی کو دکھایا تو ہنسنے لگیں۔ ’’بیٹا! یہ دیکھو وہ گر گیا ہے۔ میچز میں ایسا ہی ہوتا ہے، وہ میچ جیت گیا ہے تو......‘‘

تو جیتنے والے پر لڑکیاں پھدکتی ہیں......

ممی ہنسیں۔"وہ بھدک نہیں رہیں عروہ......وہ گرنے سے بچنے کے لیے......"

"گرنے سے بچنے کے لیے وہ پھر سے اسی پر گر رہی ہیں......

"یہ تصویریں مجھے دو۔تم اپنی پڑھائی پر توجہ دو۔بھول جاو جیک کو۔"

"یعنی منگنی ٹوٹ گئی۔" مجھے وہ یاد ہی کب تھا جو اسے بھولتی۔

یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔؟

آپ نے ہی کہا بھول جاو جیک کو......

بھول جاو مطلب اس کے بارے میں نہ سوچا کرو۔

"مجھے کیا ضرورت ہے جہنمی لوگوں کے بارے میں سوچنے کی۔"

"بات کرنے سے پہلے سوچ لیا کرو۔" ممی نے خاصی طاقت صرف کی مجھے گھورنے میں۔

کیا آپ نے میری منگنی کرنے سے پہلے سوچا تھا......" یکدم میرے منہ سے نکلا......

منگنی کرتے ہوئے تو سوچا تھا لیکن تمہیں تھپڑ لگاتے ہوئے نہیں سوچوں گی......سمجھی؟

"نہیں سمجھی......میں نہیں سمجھی کہ وہ منحوس میرا منگیتر کیسے بن گیا۔مجھے یہ تو ٹھیک سے یاد نہیں کہ مجھے کب معلوم ہوا تھا کہ وہ میرا منگیتر ہے۔ہاں لیکن مجھے یہ یاد ہے کہ یہ منگیتر مجھے کب زہر لگنا شروع ہوا تھا۔تب جب اس نے فون پر میری پوئمز سننی شروع کی تھیں۔اسی وقت سے میں نے اسے سخت ناپسند کرنا شروع کر دیا تھا۔میری اتنی سریلی آواز اس کے کانوں میں درد کر دیتی تھی۔میرا لہک لہک کر گانا اسے مجھ سے حسد کرنے پر مجبور کر دیتا ہوگا۔خود اس کی ایسی پھٹی ہوئی آواز تھی جیسے خچر کو ٹی بی ہو گیا ہو اور وہ کھوں' کھاں' کھیاں' کھیاں' کھانس رہا ہو۔

ممی کچھ بھی کہتی رہیں لیکن ایک بات تو صاف ہے کہ "وہ میرا منگیتر نہیں ہے......بس......"

☆　☆　☆

کچھ بھی ہے لیکن انسان چاہ کر بھی اپنا بچپن تفصیل کے ساتھ یاد نہیں کر سکتا۔خاص طور پر اسے یہ یاد نہیں آ سکتا کہ فلاں وقت پر اس کے ساتھ فلاں زیادتی کیوں کی گئی تھی۔یا فلاں آفت اسی پر کیوں نازل کی گئی تھی۔مجھے معلوم بھی نہیں تھا کہ جس چھوٹی سی لڑکی کے مسلسل رونے سے تنگ آ کر میں نے کھینچ کر اس کے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا تھا۔بدلے میں وہ پوری کی پوری ہی میرے منہ آ لگے گی۔

کانوں میں آ بجے گی......آنکھوں میں آ چبھے گی......اعصاب پر کانٹے کی طرح گڑے گی......

اور......سر پر تلوار کی طرح چلے گی......

ہونہہ......پہلے پتا ہوتا تو شاید میں اس کا گلا دبا دیتا۔ویسے بھی ایک چار سال کے بچے کو دنیا کی کوئی عدالت سزا نہیں دے سکتی

تھی۔ اگر وہ اس وقت مر مار جاتی تو آج میں اس کی قبر پر خوشی خوشی پھولوں کے دستے چڑھاتا۔ اس کے نام کی چیرٹی کرتا۔ اس کی تصویر کو فریم کرواتا‘ اپنے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھتا اور کبھی کبھی اس کی تصویر کو اٹھا کر کہہ دیتا......

”آئی مس یو‘ مردہ عروہ“۔

اپنا سارا بچپن میں اس کی تصویریں دیکھتا رہا۔ کیونکہ مجھے مجبور کیا جاتا تھا کہ میں اسے دیکھوں۔ اس کی تصویروں کو اپنے کمرے کی وال پر لگاؤں اور آتے جاتے ”ہاؤ کیوٹ شی از نا“ کا نعرہ لگاتا رہوں۔ مجھ سے اتنی بار زبردستی اسے کیوٹ کہلوایا گیا کہ غصے میں آ کر میں نے ”ڈکشنری“ میں کیوٹ کے ورڈ کو ”فضول“ ورڈ سے بدل دیا۔ اب میں اسے شوق سے ”کیوٹ“ کہتا ہوں۔

کبھی کبھی ماما میری اس سے فون پر بات کروانے کی بھی کوشش کرتیں۔ وہ مجھ سے کہتیں۔

”سنو عروہ کتنی کیوٹ پوئم سنا رہی ہے۔“

پوئم......؟ رئیلی مام......؟“ میرا منہ خود بخود بگڑ جاتا۔ کیونکہ پوئم تو مجھے کبھی سنائی نہیں دی البتہ پھس پھس کی آوازیں بہت آتی تھیں۔ ماما تو مسلسل ہنس رہی ہوتیں اور میرے ناک کے نتھنے مجھ سے پوچھے بغیر پھڑکنے لگتے۔ کان شائیں شائیں کے جھکڑوں میں خود کو گھیر لیتے۔ اور خود میں...... پورے کا پورا...... ”میں“...... میں اس کی پھس پھس سننے پر مجبور ہو جاتا۔ اسی پھس پھس کی وجہ سے میرا ناک چمپزی کی ناک کی طرح پھول گیا تھا۔ میرے سکول میٹس نے مجھے چمپزی کی نسل سمیت ہر اس جانور سے ملانا شروع کر دیا تھا جس کے ناک کے نتھنے ”میرے ناک کے نتھوں“ سے مشابہ تھے۔

اور وہ تھی کہ باز ہی نہیں آ رہی تھی۔ آئے دن اس نے کسی نہ کسی‘ ہاتھی‘ گھوڑے‘ چڑیا‘ کوئے‘ طوطے پر ہاتھ صاف کیا ہوتا تھا۔ اور پھر وہ جسم میں دوڑتے خون کو نچوڑنے آ جاتی۔ اپنی ”پوئم“ لے کر۔ ایسی آواز میں گانے جیسے کئی چمگادڑیں اپنی کسی سہیلی چمگادڑ کو ہیپی برتھ ڈے وش کر رہی ہوں......

ماما کیا یہ پورے جنگل کی پوئمز مجھے سنائے گی......؟

”سنائے گی تو سن لینا۔ اتنی پیاری بچی ہے۔“ ماما لاڈ سے کہتیں۔

اتنی ہی پیاری بچی ہے تو پھس پھس کیوں کرتی ہے......

شٹ اپ! کتنے بدذوق ہو تم۔

”شٹ اپ ٹومی۔ بہت بدذوق ہوں میں۔ پلیز مجھے دوبارہ فون مت پکڑائیے گا۔“

میں نے ماما سے کہا جو ظاہر ہے ماما نے نہیں سنا اور اگلی بار پھر سے مجھے فون پکڑا دیا۔ اس بار وہ ٹرین پر پوئم سنا رہی تھی۔ اس سے اگلی پوئم یقیناً ٹرین کے مسافروں پر آنے والی تھی۔ اس سے اگلی ٹرین اسٹیشن پر اور اس سے اگلی ٹرین ڈرئیوار پر اور پھر اور پھر ررررر...... یہ ٹرین تو کبھی رکنے والی تھی ہی نہیں...... ہائے میرے اللہ میں کہاں جاؤں......

”آنٹی کیسی لگی آپ کو میری پوئم۔؟ شاید وہ سمجھی کہ ماما سن رہی ہیں۔ کتنی بھولی تھی ناوہ طوطی۔

''بہت بری۔انتہائی بکواس۔اور تمھارے منہ کی بدبو یہاں کینیڈا تک آ رہی ہے۔کون سا پیسٹ یوز کرتی ہو تم۔؟

''پتا نہیں! ممی برش پر لگا کر دیتی ہیں۔'' اس کی رندھی ہوئی آواز آئی۔اب کیوٹ لگ رہی تھی وہ۔

''برش پر کیا شو پالش لگاتی ہو......ڈفر......''

''نہیں! ٹوتھ پالش......''

اس دن میری معلومات میں اضافہ ہوا کہ ٹوتھ پیسٹ کو ٹوتھ پالش بھی کہا جا سکتا ہے۔آخر یہ بات مجھے پہلے کیوں نہیں سوجھی۔اس سے سوسائٹی میں تھوڑا چینج بھی آ جاتا اور ڈکشنری کو ایک نیا لفظ بھی مل جاتا۔

''جب تم پالش لگاتی ہو تو کیا دانتوں کو ٹاول سے ڈرائے کرتی ہو؟

نہیں! ممی تو کہتی ہیں دانت خود بخود ڈرائے ہو جاتے ہیں۔

خود بخو ڈرائے نہیں ہوتے۔اچھا تمہاری ماما کے پاس ہیر ڈرائیر ہے......؟؟

ہاں! ہے...... پلگ لگاؤ بٹن آن کرو ڈرائے کرو۔'' وہ اتنے فخریہ انداز میں بولی جیسے جیٹ طیارے کو آن کرنے اور فضا میں بس ایسے ہی چہل قدمی کے لیے لے جانے کے بارے میں بتا رہی ہو...... ہونہہ...... ایسی ہی بمبار طیارہ (میں اسے طیارہ کہنے کا گناہ نہیں کرنا چاہتا) تھی جیسے وہ......

''ابھی جاو دانت پالش کرو اور پلگ لگاو اور بٹن آن کر دو۔پورا منہ کھول کر ٹھیک سے ڈرائے کرنا۔پھر پوئم سنانا مجھے۔''

پتا نہیں اس دن اس کے دانت ٹھیک سے ڈرائے ہوئے یا نہیں لیکن پھر دوبارہ ماما نے مجھے فون پکڑا کر یہ نہیں کہا کہ سنو سنو کتنی کیوٹ لگ رہی ہے۔مجھے لڑکیاں صرف ایک ہی بار کیوٹ لگتی ہے ''جب وہ حلق پھاڑ کر روتی ہیں۔'' اور کیوں روتی ہیں کیونکہ ہم لڑکے گھونسے مار مار کر ان کا بھرکس نکال دیتے ہیں۔

ہم دو دوستوں نے مل کر ایسے کئی گھونسے ان ''پاپا از ڈولز'' کو اس وقت تک مارے جب تک مجھے ایک ہفتے کے لیے کمرے میں بند نہیں کر دیا گیا۔میرے مام ڈیڈ کو میرا یہ مشغلہ پسند نہیں آیا تھا۔مجھے اعتراض تھا کہ مجھے ان کی پسند ناپسند کی پرواہ نہیں۔لیکن ایشو صرف ایک تھا میں ابھی تک انہی کے گھر سے کھاتا تھا۔اور اتفاق سے میرا کمرہ بھی انہی کے گھر میں تھا۔اور بدقسمتی سے میرے سارے کپڑے اور جوتے ڈیڈ کے پیسوں سے آتے تھے۔اگر یہ بدقسمتیاں ہم بچوں کے نصیب میں نہ لکھی ہوں تو ہم ان ''پاپا از ڈولز'' کا صفایا کر کے دنیا کو جنت بنا دیں۔جو ہاتھی کے کانوں جیسی پونیاں بنا کر، منہ پھلا کر، ہونٹ لٹکا کر ''پرنسز'' بنی پھرتی ہیں۔

فون پر پوئم کے ساتھ ساتھ اس کی تصویریں بھی گاہے بگاہے گھر آتی رہتی تھیں۔کیسی عجیب بچی تھی۔جیسے روبورٹ۔کبھی درخت کے پاس کھڑی ہے۔کبھی کرسی پر بیٹھی ہے۔کبھی گڑیا ہاتھ میں لیے اپنے بیڈ پر نیم دراز ہے۔زیادہ ہوا تو سائیکل چلا رہی ہے۔

ماما از شی آلیو......؟

تو تمہیں یہ مردہ لگتی ہے......؟

اس کی ہر تصویر کسی مجسمے کی طرح ہے۔ پوری پچاس تصویریں اس درخت کے پاس دیکھ چکا ہوں۔ آخر کیا خاص بات ہے اس درخت میں۔ کہاں پایا جاتا ہے یہ درخت؟ کیا ٹورسٹ دیکھنے آتے ہیں اس درخت کو؟ یا یہ اس درخت کی بیٹی ہے۔ ''ٹری کڈ'' ہے یہ؟

تم بھی تو درختوں پر بندروں کی طرح چڑھ کر تصویر بنواتے ہو کیا تم ''Monkey kid'' ہو؟

آپ پاپا کو بندر کہہ رہی ہیں...... تو آپ خود کیا ہوئیں...... ایسے ہی معلومات میں اضافے کے لیے پوچھ رہا ہوں......

ماما نے سر پر زور سے کشن دے مارا۔ ''ہوا معلومات میں اضافہ؟''

معلومات میں تو نہیں البتہ درد میں کافی ہوا...... آہ...... ہائے......

''وہ لڑکی ہے۔ تمہاری طرح اچھل کود کر تصویر نہیں بنا سکتی......''

سانس لے کر تو بنوا سکتی ہے نا......

یہ دیکھو کتنی کیوٹ لگ رہی ہے۔

''اوہ...... آہ......'' میں کتنی دیر تک ماما کو دیکھتا رہا کہ کیا میری ماما کے دماغ کے ساتھ وہی مسلہ شروع ہو چکا ہے جو لیڈی گاگا کے ساتھ تب ہوا تھا جب وہ گوشت کے پارچوں سے بنے لباس کو فخریہ پہننے لگی تھی...... ہائے میری ماں...... میری گاگا......

ماما نے پھر سے کشن اٹھا لیا تھا......

ماما ٹھیک سے دیکھیں آپ نے کسے کیوٹ کہا ہے......''

''اسے اور کسے......'' ماما نے ہاتھ میں پکڑی تصویر کو میرے سامنے لہرایا۔ اس تصویر میں وہ سرخ دوپٹہ اوڑھے اپنی ماما کی بڑی سی جیولری پہنے ٹانگ پر ٹانگ رکھے دلہن بنی بیٹھی تھی۔ سرخ لپ اسٹک سے اس نے اپنے ہونٹوں کے سائز کو کانوں تک شفٹ کر لیا تھا اور آنکھوں کو قلوپطرہ کی طرح کھینچ کر لمبا کر لیا تھا۔

ماما یہ کیوٹ نہیں بھوت ہے۔'' ٹھیک ہے کہ میرا کمرہ ماما پاپا کے گھر میں ہے لیکن میں اتنا بڑا سچ چھپا نہیں سکا۔

ماما نے ایک زوردار پنچ میری کمر پر شفٹ کیا۔ یہ پنچ میں نے ہی انہیں سکھایا تھا کہ اگر ان کا سامنا کسی چور اچکے سے ہو جائے تو انہیں کیا کرنا چاہیے۔ مجھے نہیں معلوم تھا ماما نے میری دی ٹریننگ اتنی سنجیدگی سے سیکھی ہے۔ اور اس کے بروقت استعمال سے بھی واقف ہیں۔

میں خاموش ہو گیا اور کیا کرتا میرا کوئی اپرسنل بینک اکاونٹ ہوتا تو میں اگلا سچ بھی بول دیتا کہ اس تصویر کو ڈیزنی کمپنی بھیج دیں تا کہ وہ کسی وچ کے لیے اسے پورٹریٹ کر لیں۔ اس طرح ہمیں تھوڑے پیسے بھی مل جاتے اور ہم سرخرو بھی ہو جاتے کہ ''یہ وچ ہماری وچ ہے۔''

اس کیوٹ وچ کی تصویر کو میں سکول لے گیا اور رائن کو دکھائی۔

''یہ لو! دیکھو دنیا کے قدیم قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے باشندے کا تصویری نمونہ۔ نادر نہیں بھی ہے تو ''خوفناک'' ضرور ہے۔''

کہاں سے ملی تمہیں یہ......؟ رائن اس کا کسی مصری ماہر کی طرح معائنہ کرنے لگا۔ جیسے وہ تصویر نہ ہو فرعون کی ممی ہو۔

پاپا کو ٹریول کا بہت شوق ہے نا۔ افریقہ گئے تھے تو لے لی ہو گی کہیں سے۔'' میں ہرگز ہرگز کسی کو یہ بتانا نہیں چاہتا تھا کہ وہ میری کہیں سے کچھ لگتی بھی ہے۔

''تمہارے پاپا کو دیکھ بھال کر ٹریول کرنا چاہیے۔ ایسے علاقوں سے نہیں گزرنا چاہیے جہاں ایسے لوگ رہتے ہوں۔'' اس نے آنکھ مار کر کہا۔

رائن کی بات میں مجھے پوائنٹ نظر آیا۔ میں نے سوچا کہ مجھے پاپا کو بیٹھا کر سنجیدگی سے سمجھانا چاہیے کہ انہیں ایسے علاقوں کا سفر نہیں کرنا چاہیے جہاں ''وہ'' رہتی ہے۔ لیکن مجھ سے پہلے ماما پاپا نے مجھے اپنے پاس بیٹھا لیا۔ یہ ایک خطرناک علامت تھی۔ وہ دو موقعوں پر مجھے خاص ایسے اپنے پاس بیٹھاتے تھے۔ جب سکول سے میری کوئی شکایت آئی ہوتی یا انہیں معلوم ہو جاتا کہ میں ان کی کار میں اپنے دوستوں کو ٹھنسا کر اسے دوڑا تا رہا ہوں۔ ساتھ ہی مجھے رائن یاد آیا جو مجھے بتا چکا تھا کہ کچھ دن پہلے اس کے والدین نے بھی اسے ایسے ہی اپنے پاس بیٹھا لیا تھا۔ اور انہوں نے تفصیل سے اس سے پوچھا تھا کہ وہ ڈرگ میں دلچسپی تو نہیں لے رہا۔ پھر وہ باتوں باتوں میں اس سے پوچھنے لگے کہ اسے انسانی خون کو پینے کی پیاس تو محسوس نہیں ہوتی۔ اس کے مام ڈیڈ تو ویمپائر سیریز کے دیوانے تھے اس لیے وہ یہ پوچھ سکتے تھے۔ لیکن میرے والدین تو اینمل پلانٹ کے شوقین تھے تو کیا میرا سوال سیکشن جانوروں سے متعلق ہو گا۔ سنڈیوں اور نیولوں سے متعلق؟ کیا واقعی؟

''جیک! ہمیں تمہیں ایک بہت ضروری بات بتانی ہے۔'' پاپا نے بات کچھ ایسے شروع کی۔

''مجھ میں رینگنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ نا ہی میں برفانی طوفان میں بھوسے میں چھپ کر چوہا کھانا چاہتا ہوں۔ میں نے بروقت وہ پوئمز سننی بند کر دیں تھی ورنہ ناک کے ساتھ ساتھ پورا چمپنزی بن جاتا۔ آئی ایم نارمل پاپا۔''

''تم اپنے دوستوں کی سنائی کہانیوں سے باہر آ جاؤ تھوڑی دیر کے لیے۔'' پاپا کا وزنی پنچ جیٹ میری کمر پر لینڈ ہوا۔ میں نے کراہ کر ماما کو دیکھا کہ انہوں نے پاپا کو بھی سکھا دیا۔ بس یہی نقصان ہوتا ہے گھر والوں کو ٹریننگ دینے کا۔ یہ فری ٹیوشن مجھے فوری بند کرنی ہو گی۔

''ریلیکس'' ماما نے پاپا سے کہا

میں نے کمر سے فارغ ہو کر گردن گھما کر دونوں کو باری باری دیکھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے...... یہ آخر ہو کیا رہا ہے......

''تمہارے چچا کی بیٹی عروہ......'' کہتے ہوئے پاپا نے اپنا کان کھجانا شروع کر دیا۔ لاسٹ ٹائم یہ کان ان کے باس کے مرنے پر کھجایا گیا تھا...... اوہ...... ہرے...... آہ...... آہا...... ہائے...... ہاہاہا......

''اوہ! شی واس کیوٹ۔'' مرنے والوں کو کیوٹ کہہ دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا ہو گا۔ یقیناً۔ میں نے خوشی سے الٹی چھلانگ لگانے سے خود کو ایسے روکا کہ صوفے میں اپنے پنجے سختی سے گاڑ دیے۔ اب مجھے سمجھ میں آیا ماما پاپا اتنے سنجیدہ کیوں ہیں۔ وہ ہاتھی گھوڑے کی پوئم سنانے والے گزر گئی ہے...... اس کی زندگی کی ٹرین...... ٹررررررر...... بس گئی وہ...... ٹاٹا بائے عروہ......

واس......؟ پاپا ایکدم سے اچھلے۔

''آپ مجھے یہی نہیں بتانے والے کہ وہ مر چکی ہے......؟

ماما نے فوراً اپنا ہاتھ پاپا کے ہاتھ پر رکھا اور پرسکون رہو، پرسکون رہو کے انداز میں ہاتھ تھپکنا شروع کر دیا۔

''تمہیں یہی کیوں لگا کہ وہ مرگئی ہے۔''

حد ہے پاپا پرسکون ہوئے ہی نہیں تھے۔ ممی نے آج تک کوئی کام جو وقت پر کیا ہو۔ مجھے نظر آ رہا تھا کہ اب پہلے سے زیادہ ہیوی ''پنچ جیٹ'' میری کمر، گردن، گالوں کے رن وے پر لینڈ کرنے ہی والا ہے۔ پر کیوں؟ میں نے ایسا کیا کہہ دیا آخر؟ میں نے تو بس ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسی اندوہناک خوشخبری...... میرا مطلب ''خبر'' کو پاپا کے بتانے سے پہلے اخذ کرلیا...... بس......

پاپا کے ہاتھ صوفے میں سختی سے پیوست ہو گئے۔ لیکن کیوں...... دکھ کے ضبط سے...... ہاں شاید...... لیکن مجھے یہ کیوں لگا کہ وہ میرے گلے کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے۔ لیکن اسے دبانے کے لیے سہلانے کے لیے...... یہ میں طے نہیں کر پا رہا تھا۔

آپ مجھے میرے روم سے اٹھا کر لائے ہیں۔ اینمل پلانٹ اس وقت ٹی وی پر بند ہے جسے میں نے اپنی اب تک کی لائف میں کم ہی بند دیکھا ہے۔ کیونکہ شاید آپ کا یہ ماننا ہے کہ ''جانور'' انسانوں سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں اور آپ سکرین سے ان کی ساری ذہانت نچوڑ لینا چاہتے ہیں۔ ویسے کافی حد تک آپ کامیاب رہے ہیں اسی لیے آپ کا باس اور ماما آپ کو...... اوہ...... لیوا ٹ...... اور مام نے کھانا بھی جلدی بنالیا ہے جو کہ وہ اس وقت تک نہیں بناتیں جب تک ہمسایوں تک کو یہ یقین نہ ہونے لگے کہ ''آج ضرور کوئی ایک ہاسپٹل جائے گا اور ایک پولیس......'' اوہ...... اسے بھی لیو کرتے ہیں...... اور ہاں آپ دونوں میرے دائیں بائیں بیٹھے ہیں جبکہ میں جانتا ہوں کہ ماما نے اپنی دوستوں سے اور آپ نے اپنے کولیگز سے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ''کاش اسکول سارا سال کھلے رہیں اور اگر ان گدھوں کو چھٹی دینی ضروری ہی ہو جائے تو اس دن ہمیں اسکول بلا لیا کریں۔'' پاپا آپ اپنا کان بھی تو کھجا رہے ہیں۔ شاید آپ کو یہ لگتا ہے کہ وہ میرے بچپن کی دوست ہے اس لیے مجھے اتنے اہتمام سے بتا رہے ہیں۔ لیکن میں کلیئر کر دوں کہ ایسا نہیں ہے اس کی آواز اچھی ہوسکتی تھی اگر وہ زیادہ تر چپ رہا کرتی۔ اس کی تصویریں بھی اچھی ہوسکتی تھیں جن میں وہ کیوٹ لگ سکتی تھی لیکن...... اینی وے......

پاپا نے ہاتھ بڑھا کر ریموٹ لیا اور اینمل پلانٹ آن کرلیا۔ ''دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔'' وہ پوری قوت سے چلائے۔

اوہ! لیکن آخر ایسا کیا ہوا ہے...... کیا کر دیا میں نے......؟

''تم جاؤ اپنے کمرے میں۔''

ماما نے مجھے میرے کمرے میں بھیج دیا۔ ان دونوں نے مجھ سے بات کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ کون سی بات؟ میں نے تھوڑی دیر تک سوچا پھر اس بات کو ''دفع'' کر کے میں پچنگ بیگ پر پنچ مارنے لگا۔

لیکن کچھ ہی عرصے بعد مجھے یہ پنچ اپنے منہ پر مارنے پڑے۔ اس بار ماما پاپا میرے کمرے میں آئے تھے۔ دونوں ایک ساتھ۔ ماما مسکرا رہی تھیں۔ وہ مسکراتے ہوئے اچھی لگتی ہیں۔ ظاہر ہے وہ میری ماں ہے اس لیے نہیں بلکہ اس لیے کہ وہ ایسے تب مسکراتی ہیں جب انہوں نے پاپا سے کوئی بھاری رقم نکلوانی ہو۔ لیکن میرے پاس ایسا کیا ہے جسے نکلوانے کے لیے وہ ایسے مسکرا رہی ہیں۔ اور پاپا وہ پھر سے

بار بار اپنا کان کھجا رہے ہیں۔ اب آخری بار یہ کان تب کھجایا گیا تھا جب برف کا طوفان آیا تھا اور اتفاق سے ہم تینوں روڈ پر کار میں بند طوفان کے گزر جانے کا انتظار کر رہے تھے۔

کیا ہو رہا ہے؟ پاپا نے پوچھا۔

میں حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی سیاسی سیلبرٹی ہوں اور کسی ''آفت شدگان'' کے ہاسپٹل بیڈ پر جا کر پوچھ رہے ہوں۔ ''اور کیا ہو رہا ہے؟ کیسے ہو؟ ارے! ایک ٹانگ کٹ گئی؟ اوہ! دوسری بھی کٹنے والی ہے۔ اینی وے گیٹ ویل سون۔''

''میں کہہ چکا ہوں میں ڈرگز نہیں لیتا۔ مجھے میری کار لے دیں میں آپ کی کار یوز نہیں کروں گا۔''

''ریلیکس۔'' ماما نے کہا۔ کسے کہا یہ معلوم کرنا تھا۔ میرے دماغ کے اندر چھوٹا سا الارم بجا۔

تمہارے چچا کی بیٹی عروہ سے ہم تمہارے منگنی کر چکے ہیں۔'' پاپا نے فورا کہا ایک سانس میں کہا۔ جیسے ایک بالٹی پانی غٹا غٹ پی گئے۔

معلوم ہو گیا۔ وہ ریلکس مجھے کہا گیا تھا۔

منگنی......؟؟؟ میں نے بیگ کو اتنی زور سے پنچ مارا کہ وہ پاپا کے کھجلی زدہ کان کو چھو کر واپس آیا۔

جب تم چار سال کے تھے تب سے......

کیا میں نے اس منگنی کی تقریب میں شرکت کی تھی......؟؟

ہاں! ظاہر ہے......''

واو! گڈ یہ کوئی رسم ہے وہاں؟

وہاں؟ پاکستان میں...... ہاں رسم ہی سمجھ لو......

''آئی لائیک اٹ۔ جب میں شادی کروں گا تو آپ عروہ کو بھی بلا یئے گا۔ میں اپنی دلہن کو دکھانا چاہوں گا کہ میری منگنی کی رسم اس کے ساتھ ہوئی تھی۔''

جس سے منگنی ہوتی ہے اسی سے شادی ہوتی ہے۔'' پاپا نے انگلیوں کو مکے کی شکل میں ڈھالا

لیکن منگنی تو چار سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ اب میں چار سال کا نہیں ہوں اب شادی کیسے ہو سکتی ہے؟

جب تم چوبیس سال کے ہو جاو گے یا اٹھائیس کے یا بتیس کے......

مجھے تین شادیاں کرنی ہوں گی...... چوبیس، اٹھائیس، بتیس......

بند کرو یہ مذاق......

بند کیا یہ مذاق......گڈ نائٹ......

سنو جیک......

سنیں ڈیڈ آف جیک...... یہ مذاق میں نے تو شروع نہیں کیا......

عروہ تمہاری منگیتر ہے۔ تمہاری شادی اسی سے ہوگی۔ بس بات ختم......

او کے...... بات ختم......''

وہ دونوں کمرے سے چلے گئے۔ اسی لیے سال میں دو بار اس کی تصویروں کو البم آتا تھا۔ اور اسی لیے وہ سارے جنگل کی پوئم مجھے سناتی تھی۔ ''جنگل کوئین۔'' ماما مجھے اس کی ہر چھوٹی بڑی بات بتایا کرتی تھیں۔ اسی لیے انکل آ کر میری ویڈیو بنا کر لے جاتے تھے اور اسی لیے پاپا مجھے ہر بار اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ اینی وے پاپا خود ہی بات ختم کر چکے ہیں۔ اب کسے پرواہ ہے۔

''شی از ناٹ مائی فینسی۔''

☆ ☆ ☆

وہ پہلی بار پاکستان آیا تھا۔ اس کا آنا اچانک ہوا تھا۔ دو دن پہلے ممی کو معلوم ہوا تھا کہ وہ اپنے تعلیمی ٹور پر جن ملکوں پر نکلے ہیں ان میں سے ایک پاکستان بھی ہے۔ اس کے ساتھ کچھ دوست بھی ساتھ تھے۔ ممی کافی پرجوش تھیں اس کی آمد کا سن کر۔ مجھے کافی لمبی چوڑی ہدایات دی گئی تھیں جنہیں میں نے سنا تو تھا لیکن یاد نہیں رکھا تھا۔

اس دن میری فرینڈ رائنہ میرے ساتھ تھی۔ اسے شام تک میرے ساتھ رہنا تھا۔ ہمیں ٹیسٹ کے لیے مل کر سٹڈی کرنی تھی۔ پاپا اسے لینے ایئرپورٹ گئے تھے۔ ویسے وہ چار لوگ تھے۔ چار لڑکے۔ لیکن وہ ایک کار میں پورے نہیں آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک اتنا موٹا تھا کہ وہ کار کی پچھلی سیٹ پر بمشکل ایڈجسٹ ہوا تھا۔ اس لیے ان میں سے دو کو آگے فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا پڑا تھا۔

یہ ہے تمہارا کزن......؟ جیسے جیسے وہ کار سے نکلتے جا رہے تھے رائنہ پوچھتی جا رہی تھی۔

پتا نہیں! مجھے تو خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کون سا والا وہی ہے۔ میں نے اس کزن کے اپنے منگیتر ہونے کی بات ابھی تک کسی کو نہیں بتائی تھی۔ بھلا یہ کوئی بات تھی بتانے والی۔

مجھے یہ کچھ کچھ پاکستانی لگ رہا ہے۔'' رائنہ نے کار میں سے نکلنے والے آخری لڑکے کو دیکھ کر کہا۔ جو موٹے کے ساتھ پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور کافی پچکا ہوا لگ رہا تھا۔ رائنہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔ کیوں ہنسنے لگی کیونکہ اس کچھ کچھ پاکستانی کے بال پوری پوری پاکستانی لڑکیوں کی طرح کافی لمبے تھے۔ گھنے تھے۔ سیاہ تھے۔ اور ہیر بینڈ میں قید پیچھے پونی صورت جھول رہے تھے۔ وہ ماماز بوائے لگ رہا تھا پاپاز ڈوڈ...... وہ گرلی فیوز میرا مطلب ''گرلی کنفیوزڈ'' لگ رہ تھا۔

میں اس کی تصویریں دیکھتی رہی تھی پھر بھی مجھے کچھ وقت لگا اسے پہچاننے میں۔ ہاں یہ وہی تھی یعنی تھا...... جیک......

''ایسے لڑکوں کی بہنوں کے بہت مزے ہوتے ہیں۔ ان کے ڈریسنگ ٹیبل سے ان کی بہنیں بھی استفادہ کر سکتی ہیں۔'' رائنہ کھی کھی کرنے لگی۔

تم بھی تو اس کی بہن ہی لگی نا۔ ایسا کرو اسے رہنے کے لے اپنا کمرہ دے دو۔ کیا یاد کرے گا بے چارا۔ کیسا پونی ٹیلز اور ہیر بینڈ سے

بھرا ہوا ڈریسنگ ٹیبل ملا تھا میز بانوں کے گھر۔ ہوسکتا ہے یہ میک اپ بھی کرتا ہو۔ تم اپنا میک اپ بھی سجا کر رکھ دینا۔''

اپنی شرمندگی کو چھپاتے ہوئے مجھے نیچے جانا پڑا اس سے ملنے کے لیے۔

''ہائے عروہ! ایم سرپرائزڈ......تم تو کیوٹ نکلی......''اس نے رائنہ کی طرف مسکرا کر کہا۔

''میں رائنہ ہوں!''رائنہ ہنسنے لگی جس نے اس کے ہاتھوں میں چوڑیاں بھی دریافت کر لی تھیں۔

''میں عروہ ہوں۔''میرا منہ بن گیا اور اس کا بھی۔ بنا رہے میں میری بلا سے۔

''یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں۔''اگلے دن وہ میرے کمرے میں آیا اور ایک ڈبہ میرے آگے کیا۔

''شکریہ!''۔ میں نے ڈبے کو لاپروائی سے ٹیبل پر اچھال دیا۔

''اسے کھولو، دیکھو اور مجھے بتاؤ تمہیں کیسا لگا۔''اس نے ایسی آواز میں کہا جو میں سننے کی عادی نہیں تھی۔ خچر کہیں کا۔

وہ ابھی ابھی شاور لے کر نکلا تھا اور اس کے لمبے گھنے بالوں کی لٹوں سے پانی ٹپ ٹپ ٹپک رہا تھا۔

''تمہیں ڈرائیر چاہیے؟''میں نے اس کے گیلے بالوں پر طنز کیا۔

''میرے پاس ڈرائیر ہے......میں زیادہ یوز نہیں کرتا بال خراب ہو جاتے ہیں۔''

اس کے بال ہی لڑکیوں جیسے نہیں تھے اس کی معلومات بھی لڑکیوں جیسی ہی تھی۔

اوہ! تمہیں تو کافی کچھ معلوم ہے۔ دیکھو ذرا تم نے تو اپنی شرٹ کے ساتھ کا میچنگ ہیر بینڈ لگایا ہے۔ اچھا ہوتا اگر تم بالوں کے دو پورشن کر کے ان پر پن بھی لگا لیتے۔ فیشن میں ان ہے۔''

وہ چلتا ہوا میرے ڈریسنگ ٹیبل تک گیا۔ میرا ہیر برش پکڑ کر بالوں کو درمیان میں سے دو پورشن کیا۔ میری گلابی بٹر فلائی پنیں جن کے پر ہمہ وقت ''اڑان'' بھرتے لگتے تھے کو اٹھا کر دونوں طرف سامنے لگا لیا۔

''اب ٹھیک ہے......؟''

وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔ میرا دل چاہا کہ وارڈ روب کھول کر اسے اپنا دوپٹہ بھی دے دوں۔ بلکہ دے کیا دوں اس کے سر پر اوڑھا دوں۔ پھر پاپا کے پاس لے کر جاؤں اور کہوں ''یہ لیں یہ آگئی آپ کی بہو۔ اس کا گھونگھٹ اُٹھائیں اور دیں اسے سلامی۔''

''کھولو اسے......''بٹر فلائز اس کے گیلے بالوں میں کھڑی کھڑی اڑ رہی تھیں۔

میں نے اسے کھولا۔ وہ ایک تصویروں کا البم تھا۔ بلیک اینڈ وائٹ تصویریں تھیں۔ تصویریں سب ہی اچھی تھیں لیکن ان میں کچھ عجیب تھا۔ کیا عجیب تھا مجھے غور کرنے پر بھی نظر نہیں آیا۔

''یہ ایک نایاب البم کی کاپی ہے جو میں تمہارے لیے لایا ہوں۔ تم بھی مجھے اپنی نایاب تصویریں بھیجتی تھی نا۔ تمہاری تصویروں کے مقابلے میں تو یہ تصویریں کچھ بھی نہیں ہیں لیکن پھر بھی تھوڑا بہت مقابلہ کر ہی رہی ہیں تمہاری تصویروں کے ساتھ۔''

وہ میری تعریف کر رہا تھا۔ یہ اچھی بات تھی لیکن پھر بھی بات کچھ اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

ایک کے بعد ایک تصویر دیکھنے کے بعد میرے احساسات عجیب ہوتے گئے۔ایک بوڑھے کی تابوت میں لیٹے ہوئے کی تصویر نے تو میرے ہاتھ کپکپا دیئے۔بوڑھا خوفناک حد تک موت کے قریب لگ رہا تھا۔

''یہ سب کیا ہے؟''

''ہاؤڈ فریو آر...... یہ مردہ لوگوں کا زندہ لوگوں کے ساتھ فوٹو سیشن ہے۔''

البم میرے ہاتھ سے گر گیا۔وہ میرے لیے ایک ایسا البم لایا تھا۔اس نے میری تصویروں کو''مردہ'' سے تشبیہ دی تھی۔

اس نے جھک کر البم اٹھایا تو اس کے لمبے بال فرش کو چھونے لگے۔''تم ایسی نایاب چیز کے لائق ہی نہیں ہو۔''

ایسا کیا نایاب ہے اس میں؟

جس لڑکی نے اپنا سارا بچپن ایک درخت کے نیچے گزار دیا ہو۔وہ یہ کبھی نہیں جان سکتی کہ کیا نایاب ہے اس میں۔

درخت کے نیچے بچپن گزرنا کم سے کم چھوٹے کپڑے پہننے والوں کے ساتھ گزارنے سے بہتر ہے۔

''کس نے پہنے چھوٹے کپڑے۔''

اگر وہ ذہن میں سوچ رہا تھا تو بلند آواز سے سوچ رہا تھا۔اور اگر وہ بول رہا تھا تو اپنا پول آپ کھول رہا تھا۔

''تمہاری فرینڈز نے......وہ خرگوشنیاں......''

وہ چونکا کہ میں نے اس کا ذہن کیسے پڑھ لیا۔جبکہ اپنے ذہن کو وہ خود ہی بلند آواز سے پڑھ رہا تھا۔

ریلیکس جیک۔''اس نے خود کے لیے خود کے کانوں میں سرگوشی کی جو کے سن لی گئی۔

ہونہہ......جیک......جیکی کہو خود کو......آنٹی کو تمہارا نام ہیرو پر نہیں ہیروئن پر رکھنا چاہیے تھا......

وہ بغور میری شکل دیکھنے لگا......دیکھتا رہا......دیکھتا رہا......بغور دیکھتے دیکھتے وہ اپنے چہرے کو میرے چہرے کی طرف جھکا رہا تھا۔پھر اس نے اپنی انگلی اٹھائی اور میرے ناک تک لایا۔اسے ناک کے قریب رکھ دیا۔پھر یکدم اس ایک انگلی کے ساتھ اس کی باقی چاروں انگلیاں بھی آملیں۔اور وہ پانچوں انگلیاں متحد ہو کر میرے ناک پر پڑیں اور میں وہیں فرش پر ڈھیر ہو گئی۔

''یہ میری اس کے ساتھ آخری ملاقات ہے......بس میں نے کہہ دیا ہے۔''

☆ ☆ ☆

کیا عمر ہے تمہاری؟

عمر......؟

ہاں عمر؟ ایج؟ کتنے سال کی ہو تم؟

تم کیوں پوچھ رہے ہو......؟ اس کی بھنویں آسمان سے باتیں کرنے کی تیاری کرنے لگیں

''کیونکہ تمہیں دیکھ کر یہ تو لگتا ہے کہ تم بچی نہیں ہو لیکن یہ یقین نہیں ہوتا کہ بڑی بھی ہو رہی ہو۔''

''تمہیں بھی دیکھ کر یہ تو لگتا ہے کہ تم بڑے ہو رہے ہو لیکن یہ یقین نہیں ہوتا کہ بڑے ہو رہے ہو یا بڑی ہو رہی ہو۔''

بے اختیار میرے ہونٹ سکڑ گئے۔''اوہ یہ کیا...... میں تو اپنا کان کھجار ہا تھا...... کیا مصیبت ہے یہ موروثی بیماریاں بھی نا۔''

کانوں میں بالی، ہاتھوں میں کنگن، ماتھے جھومر کب پہنو گے؟ اس نے سر کو ترچھا کر کے پوچھا۔

''اُفف...... مجھے اپنا کان کاٹ ڈالنا چاہیے...... نہیں اس کی زبان......''

یہ میری اس سے پہلی ملاقات، پہلی بات چیت تھی۔ وہ ایک اچھی لڑکی ہو سکتی تھی اگر اس کی زبان اتنی نہ چلتی۔ میں بھی اس سے اچھی طرح پیش آ سکتا تھا اگر وہ مجھے ''جیکی یا کینڈی'' نہ کہتی۔ ویسے میں نے کوئی کوشش نہیں کی کہ وہ مجھے اچھی لگے۔ میں نے یہ کوشش بھی نہیں کی کہ میں اسے اچھا لگوں۔ مجھے تو وہ، وہ بوجھ لگتی تھی جسے اس کے پیدا ہوتے ہی میرے سر پر لاد دیا گیا۔ بچپن کی منگنی کم سے کم میرے لیے تو کسی ٹیبو سے کم نہیں ہے۔

خیر...... تو جب میری انگلیاں اتحادی بن کر عین اس کی ناک پر حملہ آوار ہوئیں تو وہ فوراً سے پہلے فرش پر ڈھیر ہو گئی۔ اچھی اداکارہ تھی وہ۔ لیکن غلط جگہ پر اپنی پرفارمنس دے رہی تھی۔ کیونکہ نہ اس کا کمرہ اسٹیج تھا اور نہ میں تماشائی جو اس کے لیے تالیاں بجاتا۔ حتیٰ کہ اس کے گھر والوں نے بھی اس کے ناک آوٹ ہونے کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا۔ چونکہ بچے تو آپس میں لڑتے ہی رہتے ہیں اس لیے میرا پنچ کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں بنا۔ ویسے مجھے یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ صرف ایک پنچ کھا کر دو دن بستر پر ڈھیر رہی۔ وہ اتنی بیمار تھی اتنی بیمار تھی کہ بستر سے ہل نہیں سکتی تھی۔ اچھا ہوتا اگر وہ ایک دن بیمار رہتی اور دوسرے دن فوت ہو جاتی۔ لیکن اس کا فوت ہونے کا کوئی پروگرام نہیں تھا۔ شاید اسے تبدیلی پسند نہیں تھی...... اسے ڈھیٹ ہونا پسند تھا...... بیمار تو ہو جانا لیکن مرنا مرانا نہیں...... میں نے سوچا کہ مجھے اسے غیرت دلانی چاہیے۔ اسے یاد دلانا چاہیے کہ مرنے کے کتنے فائدے ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ تو یہ کہ صبح صبح اٹھ کر سکول نہیں جانا پڑتا۔

مجھے اس کے روم میں جانا پڑا۔ البم میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے اس کی ہم عمر ایک لڑکی کی تصویر اسے دکھائی جو مر چکی تھی اور اپنی زندہ سہیلیوں کے ساتھ ایسے کھڑی تھی جیسے وہ خود بھی زندہ ہو۔

''تم اپنی فرینڈز کو بلا کر ایسی ہی ایک تصویر لے لو۔ اس سے پہلے کے تم مر جاو اور ہمیں یہ کرنا پڑے۔ زندہ ہوتے ہوئے تو تم نے کوئی یادگار تصویر لی نہیں۔ کم سے کم بستر مرگ پر تمہاری ایک تصویر تو یادگار ہونی چاہیے۔ اور دیکھو جلدی سے فٹافٹ مر جاو۔ ٹرسٹ می مرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ پہلا فائدہ تو یہ کہ انسان جتنا چاہے سو سکتا ہے۔ کوئی اٹھائے گا نہیں...... دوسرا یہ کہ......

''ممی......'' وہ زور سے چلائی۔

''چلاو مت...... ورنہ تمہاری شکل اس قابل بھی نہیں رہے گی کہ مرنے کے بعد ہی تمہاری تصویر لی جا سکے۔''

''ممی ی ی ی......'' وہ پھر زور سے چلائی

مجبوراً مجھے اس کے منہ پر تکیہ رکھنا پڑا۔ میں نے تو مذاق میں تکیہ رکھا تھا میرا اسے مارنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اتفاق سے مر جاتی تو الگ بات تھی بلکہ اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی تھی۔ لیکن اس نے مذاق کیے بغیر میرے بال پکڑ لیے۔ دونوں مٹھیوں میں۔ مجھے واپس جا

کراسٹیج پلے میں حصہ لینا تھا۔اوراس کے لیے لمبے بال چاہیے تھے نوچے ہوئے ٹوٹے پھوٹے بال نہیں۔

''ریلکیس......''

میں بڑبڑایا اوراس سے پہلے کہ میں انگلی کو اس کی ناک تک لے جاتا۔اور باقی انگلیوں کو متحد کرتا' میرا دوست مجھے ڈھونڈتا ہوا کمرے میں آ گیا۔اور ریسلنگ کا ایسا شاندار مظاہرہ دیکھ کر جہاں کھڑا تھا وہیں جامد ہو گیا۔

''ڈبلیوڈبلیو جیک......واو......'' رائن جوش سے چلایا۔

رائن کے جوش نے اُس میں اور جوش بھر دیا۔اس نے میرے بالوں کو ایک اور زوردار جھٹکا دیا۔اور آسمان سے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر میری آنکھوں کے آگے آ کر کودنے پھاندنے لگے۔میں نے چیخ ماری۔رائن نے کمرے کی طرف دوڑ لگائی۔واپسی میں وہ اپنے ساتھ کیمرہ لیتا آیا اور''ڈبلیوڈبلیو جیک'' کی فلم بندی کرنے لگا۔

''بند کرو کیمرہ رائن......'' جیسے ہی میں چلایا عروہ نے اور شدت سے میرے بال اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیے۔

''تم مووی بناو رائن......''

وہ بھی چلائی اوراس کی میرے بال کھینچنے کے انداز میں اور شدت آ گئی۔جیسے ماما اکثر پاپا کی کسی بہت ہی گندی شرٹ کو غصے میں ہاتھ سے مل مل کر دھوتی ہیں۔ایسے ہی وہ میرے سر کو بالوں سے پکڑ کر''مل مل'' کر''رگڑ رگڑ'' کر دھو رہی تھی۔دھوتی ہی جا رہی تھی۔آخر کون سی ایسی میل تھی جو وہ میرے بالوں سے نکال رہی تھی......میل کا تو پتا نہیں نکلی یا نہیں لیکن جان ضرور نکلتی جا رہی تھی کہ مجھے......

آنٹی......آنٹی ی ی ی......ی ی ی......'' چلانا پڑا۔

تکیہ اس کے منہ پر رہا اور میرے بال اس کے ہاتھ میں۔بعد میں تکیہ فرش پر پڑا رہا اوراس کے ہاتھوں سے میرے سر کے جنگل کی کٹائی ہو کر میرے بال اس کے ہاتھوں میں۔تو میرا اندازہ سہی تھا۔اس کا تعلق کسی وحشی قبیلے سے تھا......

''یہ کیا کیا تم نے عروہ۔'' آنٹی نے میرے بالوں کو جڑوں سمیت عروہ کی مٹھیوں سے برآمد کیا۔

میں اپنا سر پکڑ کر بیٹھتا چلا گیا اور ایسے کراہنے لگا جیسے مشین گن کے سارے راونڈ میرے سر پر خالی کر دیئے گئے ہوں۔

''اوہ جیک......ادھر آؤ بیٹا......معاف کر دو عروہ کو......یہ ایسے ہی پاگل ہو جاتی ہے غصے میں......''

''اس نے تکیہ میرے منہ پر رکھ دیا تھا۔یہ مجھے مار رہا تھا۔'' مجھے دیکھ کر عروہ بھی کراہنے لگی بلکہ باقاعدہ رونے لگی۔

مری تو نہیں نا تم......'' آنٹی اس کی طرف دیکھ کر دھاڑیں۔جواب میں وہ بھی دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔

آنٹی بدستور میرا سر سہلاتی رہیں۔''تم نے اسے مار ہی کیوں نہیں دیا بیٹا۔''

پتا نہیں آنٹی آفر کر رہی تھیں کہ افسوس۔لیکن مجھے افسوس ہوا۔اچھا بھلا اسے قتل کرنے کا موقعہ ملا تھا۔میں نے گنوا دیا۔اب نجانے کب ایسا نایاب لمحہ ملے گا کہ اس کا گلہ ہو گا اوراس گلے پر میرا''پنجا''۔

وہ مقتول ہوئی تھی یا نہیں لیکن میں ضرور زلیل ہونے والا تھا''ڈبلیوڈبلیو جیک'' مووی کے ہاتھوں۔مجھے اس کیمرے کی فکر تھی

جورائن نے جلدی سے بھاگ کر سوٹ کیس میں لاکڈ کر دیا تھا۔

سوٹ کیس کا وہ لاک کینیڈا جا کر کھلا۔ نارتھ کیرولینا کے اگلے ٹرپ کی شرط پر جو مجھے افورڈ کرنا تھا۔ اور ہاں مجھے یہ افورڈ کرنا ہی تھا۔ ورنہ پھر مجھے دوستوں کے ہاتھوں ہونے والی ''زلالت'' کو تاعمر افورڈ کرتے رہنا تھا۔

یہ میری اس کے ساتھ آخری ملاقات تھی...... یہ میرا خیال تھا۔

☆ ☆ ☆

اگر ٹی وی پر اداکاری کرنے کا موقعہ سب کو مل جایا کرے تو دنیا بھر کے اماں ابا اس موقعے سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ایسی جان توڑ اداکاری کرتے ہیں کہ اولاد جیوری بنی انہیں ایوارڈ دیتے دیتے تھک جاتی ہے

مجھے پاپا کو ابھی ایک ایوارڈ دینا پڑا۔ کیوں......؟ کیونکہ ان کی کار کا ایکسڈنٹ ہو گیا۔ کار ساری کی ساری تباہ ہو گئی تھی۔ یہاں تک تو سب حقیقت ہے۔ ایوارڈ تب آیا جب پاپا نے اس کار کی تصویر تو بھیج دی کینیڈا کہ میرا ایکسڈنٹ ہو گیا کار تباہ ہو گئی ہے لیکن اپنی سلامتی کی نہیں بھیجی کہ میں زندہ سلامت ٹھیک ٹھاک ہوں۔ پھر فون پر انکل سے ایسے بات کی کہ میں عین سامنے صوفے پر بیٹھی ان فیکچرز کو ڈھونڈ نے کی کوشش کرنے لگی جو ان کے جسم پر تو تھے لیکن کسی انسانی آنکھ کو دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ ان کی وہ ٹانگیں فیکچر گئیں ہیں جنہیں ہلا ہلا کر وہ صوفے پر بیٹھے انکل سے باتیں کر رہے تھے۔ گردن میں کالر فکسڈ تھا جس کی وجہ سے وہ حسب عادت میوزک بیٹ پر ہلکا پھلکا ڈانس ہی کر پا رہے تھے......بس......

''میں تو بہت خوفزدہ ہو گیا ہوں بھائی جان......شاید اب کبھی کار کا سفر نہ کر سکوں۔ دل بہت سہا ہوا ہے۔''

سہمے ہوئے دل کے مالک پاپا ابھی ابھی ممی کو لانگ ڈرائیو پر چلنے کے لیے کہہ رہے تھے۔

''چلتے چلتے لڑکھڑا کر گر جاتا ہوں۔ ہاں شاید اعصابی کمزوری ہو گئی ہے۔ دماغ میں بھی کوئی مسلہ ہو سکتا ہے۔ جی......نہیں آپ کو آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ٹھیک ہوں۔ دماغ کے ٹیسٹ کا کہا ہے ڈاکٹر نے۔ نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں۔ دل کے ٹیسٹ بھی کروانے ہیں۔ ارے نہیں بھائی جان ایسے کیوں گھبرا رہے ہیں آپ......اچھا......کب ......''

''یہ لیں پاپا......'' میں نے سکول میں جیتی اپنی ٹرافی لا کر پاپا کو دی۔

''یہ کیا ہے؟'' وہ مسکرانے لگے۔ اس لیے نہیں کہ ٹرافی ملی اس لیے کہ انکل آ رہے تھے۔

''آپ نے اتنی اچھی اداکاری کی ایوارڈ تو بنتا ہے۔''

ممی میری پشت پر آئیں اور میرے بال کھینچے۔ اگر ہماری اس دنیا میں ایسی ممیاں نہ ہوا کریں تو ایشائی لڑکیوں کے بال بھی اتنے لمبے نہ ہوا کریں۔ کچھ چیزیں صرف روایت سے ہی ملتی ہیں۔ نا تیل سے نہ شیمپو سے صرف ''بال کھینچے کی روایت سے۔''

''بھائی ہیں ان کے بلا سکتے ہیں بہانے سے۔ بہن بھائیوں میں یہی لاڈ پیار، مذاق کا رشتہ تو ہوتا ہے۔''

''مجھے کیا پتا بہن بھائیوں میں کیسا رشتہ ہوتا ہے۔ میرا چھوٹا بھائی تو یا سوتا رہتا ہے یا کرکٹ کھیلتا رہتا ہے۔ اسے تو اکثر یاد کروانا پڑتا

ہے۔''میں تمہاری بہن ہوں۔میرا نام عروہ ہے۔یاد آیا کچھ؟''

''تم میری بہن ہو......تمہارا نام عروہ ہے......دفع کرو ایسی یاداشت کو۔''

یہ میرے بھائی کا حال ہے۔ویسے پاپا کی ایسی جاندار اداکاری کا یہ نتیجہ نکلا کہ انکل اور آنٹی اور مس جیکی ایک ہفتے کے اندر اندر ہمارے گھر موجود تھے۔

اس بار پھر سے مجھے مس جیکی کو پہچانے میں وقت لگا۔اب وہ گنجا ہو چکا تھا۔عام گنجا نہیں ہوا تھا وہ۔جیسے کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں تو زمین ہو جاتی ہے ایسے ہی اس کے سر کی زمین تھی۔مجھے خیال آیا کہ پچھلی بار میں نے جو اس کے بالوں کو جڑوں سمیت اکھاڑا تھا کہیں یہ ہل اس وجہ سے تو اس نے اپنے کھیت میں نہیں چلاوایا؟ اگر ایسا ہے بھی تو کسے پرواہ ہے۔میرا ناک بھی ہر سال سردیوں میں سرخ ہو کر سوجھ جاتا ہے اور مجھے سانس لینے میں مسلہ درپیش رہتا ہے۔

اس بار میرا ارادہ دو قدم آگے رہنے کا تھا۔پہلے جب وہ آیا تھا تو میری تصویروں پر کافی گھٹیا باتیں بنا کر گیا تھا۔اس لیے میں نے ہفتے کے اندر اندر اپنی تصویریں فریم کروا کر کمرے میں' پاپا کے روم میں اور لاونج میں لگا دی تھیں۔جن میں میں ہائکنگ، رائڈنگ، سوئمنگ کر رہی تھی۔کچھ دوستوں کے ساتھ پکنک کی تصویریں بھی تھیں۔درخت کے پاس کی کوئی تصویر نہیں تھی۔کچھ بکس بھی تھیں جو میں نے جلدی سے لا کر اپنے روم میں سجا دی تھیں۔ایک بک کو کھول کر بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔گیمز کی سی ڈیز کو نمایاں جگہ ڈس پلے کر دیا تھا۔

پہلے اس نے سرسری نظروں سے لاونج میں لگی میری تصویروں کو دیکھا۔پھر وہ چونک گیا تھا۔ہونہہ......جیلس ہو گیا ہوگا۔پھر وہ باقی تصویروں کو ذرا اور قریب جا کر دیکھنے لگا۔پھر وہ میرے کمرے میں آ گیا اور وال پر لگی تصویروں کا معائنہ کرنے لگا۔کچھ زیادہ ہی غور سے معائنہ کر رہا تھا۔پھر وہ اتنے غور سے دیکھنے لگا کہ مجھے گھبراہٹ ہونے لگی۔

''تصویریں بہت اچھی......اچھ......کون ہے یہ۔'' پتا نہیں وہ تصویر میں کس چہرے کی طرف انگلی اٹھا کر پوچھ رہا تھا

کون......؟ یہ رائنہ ہے میری دوست۔سوئمنگ چمپین۔''

اچھا! لیکن میں تو اس فوٹو شاپ والے کا پوچھ رہا ہوں۔بہت ماہر ہے وہ اپنے کام میں۔کبھی گھوڑے کو قریب سے جا کر دیکھا بھی ہے یا نہیں......ہاہاہا......بڑی آئی گھڑ سواری کرنے والی......

وہ زور زور سے ہنسنے لگا اور اس کے سر کی کھیتی میں سے گندم کے خوشے پھوٹ پھوٹ کر گرنے لگے۔اور زیادہ زور سے ہنستا تو ''خربوزے'' کی بیل بھی پھوٹ سکتی تھی۔

''دیکھا بھی ہے اور اس کے بال بھی نوچے ہیں......جڑوں سمیت۔''

اس کی ہنسی یکدم تھم گئی اور اس نے دانت پر دانت جمائے۔یقیناً اسے اپنے سر کی تکلیف پھر سے یاد آ گئی تھی۔

''اینی وے۔تم نے وہ درخت کیوں کٹوا دیا' انکل بتا رہے تھے کہ تم نے بہت ضد کی تھی اسے کٹوانے کی؟ ایسا کیوں کیا تم نے؟''

میں غور سے اس کی شکل دیکھنے لگی۔پھر میں نے اپنے منہ کو ذرا قریب کیا......اور زیادہ غور سے دیکھنا شروع کیا۔انگلی کو اٹھا کر اس

کے ناک کے قریب کیا......اور قریب کیا۔ وہ چوکنا تھا وہ جانتا تھا کہ میں پنچ ماروں گی جسے وہ ڈچ کر دے گا۔ لیکن میں نے پنچ نہیں مارا پنچ کیا۔ دو انگلیوں سے میں نے اسکی ناک پکڑ کر مروڑ دی۔ لڑکے ہمیشہ یہ بھول جاتے ہیں کہ لڑکیاں گھونسے مارتی ہیں نا کک کرتی ہیں۔ وہ چٹکی بھرتی ہیں۔ بال کھینچتی ہیں۔ ناک' کان جڑ سے اکھاڑ ڈالتی ہیں۔ یہ گھونسے اور لاتوں سے زیادہ کارگر ہتھیار ہیں۔ زیادہ تکلیف دہ اور زیادہ......دُور اور درد اثر رررر......

''تم کیا وئمپائر ہو۔؟؟ وہ چلایا۔ اس کے ناک سے خون نکلنے لگا تھا

''تھی نہیں......لیکن ہوگئی ہوں۔'' اس کی بہتی ناک کو بہتے دیکھ کر میں نے اطمینان سے کہا۔

''تو لو پھر یہ میرا خون پی لو۔'' اس نے اپنی ناک کا خون جو اس کے ہاتھ میں لگ چکا تھا میرے آگے کیا۔

ناک پر اس نے اتنی بڑی بینڈ یج کروالی تھی کہ ممی پاپا مجھے ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے نکالنے تک لیے تیار ہو گئے تھے۔ انہیں ایسی وئمپائر اولاد گھر میں نہیں رکھنی تھی۔ جو گھر آئے مہمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتی تھی۔ وہ میرا کھانا پینا' دانہ پانی سب بین کرنے کے لیے تیار تھے۔ بلکہ ممی تو میرے گلے میں پھندا ڈال کر مجھے گھاٹ پر چڑھا دینے پر بھی کمر بستہ ہوگئی تھیں۔

مجھے اس کے کمرے میں جا کر سوری کہنا پڑا۔ پھر کہیں مجھے گھر میں رہنے اور رات کا ڈنر کرنے کی اجازت دی گئی۔ ساتھ ساتھ ممی مجھے مخصوص انداز سے گھورتی رہیں۔ اس گھوری کے کئی مطلب تھے بلکہ ان میں چھپی کئی دھمکیاں تھیں۔ جیسے کہ ''مہمانوں کو جا لینے دو پھر تم سے پوچھتی ہوں۔'' ''اب لے کر دکھانا مجھ سے اپنی پاکٹ منی۔'' ''شاپنگ پر میرے ساتھ جا سکتی ہو لیکن بیگز اٹھانے کے لیے۔ خبردار جو تم نے کسی کپڑے جوتے، بیگ، جیولری کی طرف انگلی کی تو۔ انگلی کاٹ دی جائے گی۔'' ''گھر میں جو پکے گا وہ کھانا پڑے گا۔'' اور گھر میں ان دنوں پھر ٹنڈے اور بینگن ہی بنیں گے۔ اور ان سب میں سب سے خطرناک دھمکی یہ تھی کہ میری کوئی بھی دوست مجھ سے ملنے گھر آئے گی تو اسے میری بدتمیزی کی ساری کہانی بمعہ مبالغہ سنائی جائے گی۔ ظاہر ہے میری وہ اچھی دوست یہ کہانی باقی اچھی دوستوں کو سنائے گی اور پھر سب اچھا اچھا ہوتا ہی چلا جائے گا۔ میری شہرت کو چار اچھے اچھے چاند لگتے چلے جائیں گے۔

وہ اگلے دن پھر میرے کمرے میں آیا۔ ظاہر ہے اسے معلوم ہو چکا تھا کہ میری ممی کے ہاتھوں کافی عزت ہو چکی ہے اور اب وہ ''اس عزت'' کو اور عزت دینے آیا تھا۔

''تمہارے کمرے میں بہت بکس ہیں سوچا ان کا بھی جائزہ لینا چاہیے۔'' اس نے ناک پر انگلی رکھ کر اپنا رخ کتابوں کی ریک کی طرف موڑا۔ یعنی وہ کتابوں کا جائزہ آنکھوں سے نہیں ''ناک'' سے لینے والا تھا۔ دل تو چاہ رہا تھا اس کی ناک کو کھینچ کر ہاتھی ناک بنا دوں پر ممی کی زمانہ ماضی کی گھوری نے مجھے روک لیا۔

وہ بکس کی ریک کے پاس گیا اور ان کے ٹائٹل پڑھنے لگا۔ پھر اس نے ایک کتاب کو نکالا اور اسے سونگھا۔ پھر اس نے انگلی کو سونگھا۔

''کیچپ لاؤں۔ ان پر ڈال کر کھا بھی لو۔'' مجھے اس کا سونگھنا برا لگا۔

''نئی کتابوں کی خوشبو بہت اچھی ہوتی ہے۔ ویسے تم اتنی بکس پڑھتی ہو......واؤ......'' اس نے بکس کی ریک پر انگلی رکھی اور انہیں

دور تک گھسیٹتا ہی چلا گیا۔

ہاں! ان سب کو تو میں کب کا پڑھ چکی ہوں۔‘‘ میں نے بے نیازی سے کندھے اچکائے

اچھا!!!!!......مثلاً یہ بک کیسی ہے؟ اس نے ’’لیٹ اٹ سنو‘‘ کو میرے آگے کیا۔

’’مجھے پتا تھا وہ یہ سوال کر سکتا ہے۔ میں شارٹ نوٹس پر یہ سب بکس اٹھا کر اسٹور سے لائی تھی۔ گوگل سے میں نے ان سب کی سمری پڑھ لی تھی۔

’’اچھی ہے۔‘‘ میں نے کہا اور یہ کہنا بھول رہی ہوں کہ سمری پڑھنے میں اور کتاب پڑھنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔

’’کتنی اچھی ہے؟‘‘ اس نے ناک پر انگلی رکھ کر اپنا چہرہ میری طرف گھمایا۔ اب وہ سارے کام ناک سے ہی کرنے والا تھا نا۔

’’بہت اچھی ہے۔‘‘ میں نے کہا اور یاد کرنے لگی کہ اس کے کرداروں کی کہانی کیا تھی۔ ایک نقصان جو ہمیشہ ہر شوخی مارنے والے کو بھگتنا پڑتا ہے وہ یہ کہ وہ کہیں نہ کہیں غلطی کر جاتا ہے۔ میں نے آٹھ دس کتابوں کی سمری پڑھ لی تھی اور اب وہ سمریاں ایک دوسرے میں مکس ہو رہی تھی۔ بس یہی غلطی ہو رہی تھی۔

’’مجھے یہ کتاب اچھی لگ رہی ہے۔ لیکن میں ہر کتاب نہیں پڑھتا۔ ویسے یہ جو بلی...... یہ کیا ہے اس میں؟‘‘ اس نے ورق گردانی کرتے ہوئے پوچھا۔

’’جو بلی......‘‘ ساری سمریاں جو میرے ذہن میں گڈمڈ ہو رہی تھیں ان میں میں جو بلی کو ڈھونڈنے لگی۔

مل جا جو بلی......مل جا......

’’اوہ! کیوٹ......‘‘ وہ بڑبڑایا جو میں نے سن لیا اور فوراً بولی۔

’’یس کیوٹ کیٹ......‘‘ مجھے یاد آ گیا تھا۔ جو بلی ایک بلی کا نام ہے اور جو بلی ہو ہی کیا سکتی ہے۔

کیٹ......ک ک ک کیٹ؟ جو بلی بلی ہے؟‘‘ اس نے ناک سے کھلی کتاب پر غور کیا۔ پھر اپنی ناک کو صفحے پر ٹکا دیا۔ اور پھر سر اٹھا کر اپنی ناک سے مجھے تاڑا۔

’’تم خود پڑھ لو......‘‘ یہ کہنا زیادہ محفوظ تھا اس لیے میں نے کہہ دیا۔

اس نے ساری کتابوں کو ریک سے نکالا اور ان سب کے پہلے صفحے میرے سامنے کیے۔

’’یہ سب کتابیں ایک ہی دن خریدی گئی ہیں۔ یہ دیکھو اسٹمپ۔ اسٹور کا نام اور تاریخ۔ ہمارے آنے سے ٹھیک ایک دن پہلے۔ تم نے دو دن میں پوری بیس کتابیں پڑھ لیں۔ تم نے گینز بک ریکارڈ کو ٹرائی کیا۔ تمہیں ضرور اپنی انٹری وہاں بھیجنی چاہیے۔‘‘

’’انٹری بھیجنے کے لیے مجھے تمھارے مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔‘‘

مشورے تو عقل والے لیتے ہیں جو تمہارے پاس ہے نہیں۔ ویسے تم نے یہ سب کیوں کیا......جو بلی......؟ اس نے اپنی ناک کی بڑی ساری بینڈ ایج کو جھٹکے سے اتار دیا اور ناک سمیت مسکرانے لگا۔

میں اپنی ایکس ریز آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔ اس کی ناک تو بالکل ٹھیک تھی۔

"مجھے متاثر کرنے کے لیے......؟" وہ اپنی چیک شرٹ کے بازوان فولڈ کرنے لگا۔ میرا دل چاہا کہ میں ایک بار پھر سے اس کی ناک کو فولڈ کر دوں۔

"میں تم سے متاثر ضرور ہو جاتا...... مس جو بلی...... اگر مجھے کتابی کیڑے اچھے لگتے۔" اب وہ اپنے سر کے کھیت میں ہل میرا مطلب ہاتھ چلانے لگا تھا۔

تمہیں متاثر کرنا مائی فٹ......

تو پھر یہ بکس کیوں رکھی ہیں یہاں؟

یہ سب میں پڑھنے کے لیے لائی تھی...... میں اتنی ہی بکس پڑھتی ہوں...... ہر ہفتے......

تم نے کہا تم یہ سب پڑھ چکی ہو......

میں نے کب کہا یہ؟ میں نے کہا مجھے یہ بکس پڑھنی ہیں......

اوہ! یہ تو میں بھول ہی گیا تھا کہ تم جھوٹ بھی بول سکتی ہو۔ اگر جو بلی کو معلوم ہوا کہ اسے بلی بنا دیا گیا ہے تو وہ یقیناً ناراض ہو گی کیونکہ وہ ایک لڑکی ہے۔ اچھا چھوڑو۔ منہ کھولو اپنا' دانت دکھاؤ' ٹاول سے ڈرائے کرتی ہو یا ڈرائر سے۔ لاسٹ ٹائم بھی مجھے یاد نہیں رہا تھا تمہارے دانت دیکھنا......اب دکھا دو......جلدی کرو......"

اور یہ وہ سب سے خراب بات تھی جو اس نے کی تھی۔ تازہ تازہ برش کیے ٹھنڈے دانتوں پر گرم ڈرائیر کیا کام کرتا ہے یہ وہی جانتا ہے جس نے یہ کیا ہو۔ میرے دانت تو ویسے بھی حساس تھے۔

"کھولو منہ دکھاو دانت......ٹوتھ پالش ٹھیک سے یوز کرتی ہونا...... یا شو پالش کرتی ہو......؟؟

بکواس بند کرو اپنی۔" میں چلائی۔ وہ بھی چلایا لیکن قہقہ لگا کر اور اپنی ناک پر بینڈ تیج ٹھونک کر چلا گیا۔

"میں مر جاؤں گی اس سے شادی نہیں کروں گی۔"

☆ ☆ ☆

پاپا انکل کو اپنے ساتھ کینیڈا لے آئے تھے۔ انہیں لگتا تھا کہ ایسے وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے۔ جبکہ مجھے انکل کہیں سے بھی بیمار نہیں لگتے تھے۔ جب وہ بیمار تھے ہی نہیں تو ٹھیک کیسے ہوں گے۔ مجھے تو کچھ کچھ انکل میں بھی عروہ کا اثر لگتا تھا۔ بعد میں انکل نے اپنی بیٹی کو بھی بلا لیا۔ جیسے وہ بہت مس کر رہے تھے۔ اس مس میں تھا ہی کیا جسے "مس" کیا جائے۔ بلکہ اس کے تو دماغ میں سب "مس مس" تھا۔

تم یہاں ساری زندگی کے لیے رہنے آئی ہو؟ میں نے اس کے سامان کو دیکھ کر کہا

"مائی فٹ یہاں رہنا۔ میں صرف اپنے پاپا کے لیے آئی ہوں۔"

اتنا سامان لے کر......اس سامان کو رکھنے کے لیے ہمارے پاس بڑے بڑے کمرے نہیں ہیں۔ تمہیں لگتا ہے کہ ہمارا گھر کوئی ہوٹل

ہے جہاں تمہیں کمرے کے ڈریس روم بھی ملے گا؟

ہمارے کپڑے بڑے بڑے ہوتے ہیں نا۔ چھوٹے چھوٹے نہیں ہوتے۔تو بڑے بڑے کپڑے بڑا سامان ہی لگتے ہیں۔ چنے منے ہوں تو ایک چھوٹے سے بیگ میں آجائیں۔ اگر ڈریس روم نہیں بھی ہے تو تم ''ریٹ روم'' خالی کر دینا۔

او آئی سی......ریٹ روم......یعنی چوہا خانہ......تم پاپا کو چوہا کہہ رہی ہو......پاپا......پاپا......''میں چلایا۔

ہونہہ......بند کرو یہ ڈرامہ......

''جب تم اس موٹو کو لے کر ہمارے گھر آے تھے تو ہم نے تو نہیں کہا تھا کہ اس سانڈ کو لے کر نکل جاو ہمارے گھر سے۔ پورے مہینے کا راشن وہ ایک ہفتے میں کھا گیا تھا۔''

میں نے اس کی زبان کی رفتار کو دیکھا۔ وہ بہت زیادہ زبان دراز تھی۔ ایک تو یہ وجہ تھی کہ مجھے وہ بہت ہی زیادہ بری لگتی تھی۔ اتنی بری کہ میں اسے اپنے گھر سے چند کلومیٹر دور واقع ٹھنڈے پانی کی جمی ہوئی جھیل میں پھینکنے کے لیے تیار تھا۔ اور جھیل پر پہرا دینے کے لیے بھی تیار تھا کہ وہ کہیں جو بلی کی طرح خود سے ہی باہر نکل کر اپنی جان نہ بچا لے۔ وہ نکلے تو میں اسے پھر سے دھکا دے دوں۔ اس کا نکلنا میرا دھکا۔ میرا دھکا اس کا نکلنا۔ ایک دوسری وجہ یہ تھی کہ جب وہ غصے میں تیز آواز میں بولتی تھی تو اس کی آنکھیں ٹیڑھی ہو جاتی تھیں۔ اور مجھے اس سے تھوڑا سا خوف محسوس ہونے لگتا تھا کہ کہیں واقعی وہ وچ تو نہیں......خون تو نہیں پیتی ہم انسانوں کا......

''میں اپنے انکل کے گھر رہنے آئی ہوں تمہارے نہیں۔''

''تمہارے انکل میرے پاپا ہیں۔''

لیکن تم ان کے صرف بیٹے نہیں ہو۔ کبھی بیٹی کبھی بیٹا، کبھی جیک کبھی جیکی، ویسے آج کل تم کیا ہو؟

اوہ! وہ میرے ان ناموں پر طنز کر رہی تھی جو ماما مجھے بہت پیار سے دیتی ہیں۔ آئی لو مائی مام۔

''آج کل میں جیکی چن۔''میں نے جیکی چن کی طرح کراٹے کا ایک وار اس کی گردن پر کیا۔

بس اتنا ہی۔ اور اس نے نیک کالر پہن لیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا اور ان سے اس کی ''گردن کے حالات'' ڈسکس کیے۔

''نیک کالر کی تو بالکل کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تو بالکل ٹھیک ہیں۔ انہوں نے کالر کیوں پہنا ہے؟'' ڈاکٹر پوچھ رہے تھے

''تا کہ میری گردن ٹھیک نہ رہے۔'' میں نے اپنی گردن کو مسلا۔

''میں ڈاکٹر سے پوچھ آیا ہوں۔ تم یہ ڈرامہ بند کرو۔ اتارو یہ نیک کالر۔'' میں گھر آیا اور سیدھا اس کے پاس گیا۔

اس نے نیک کالر تو نہیں اتارا لیکن اپنے حلق سے ایک دلرزو چیخ منہ کے راستے سارے گھر میں اتار دی۔ ماما بھاگی ہوئی لاونج میں آئیں۔ ابھی میری نظر ماما کی شکل پر پڑی ہی تھی۔ اور ماما کی نظروں کے تعاقب میں وہاں اس طرف آئی تھی جس طرف وہ ابھی......ہاں بالکل ابھی کھڑی تھی......لیکن اب وہ وہاں کھڑی نہیں تھی......وہ فرش پر پڑی تھی......وہ بے ہوش ہو چکی تھی......

مجھے چھ دن گھر سے باہر رہنا پڑا۔ میں ساری زندگی گھر سے باہر رہ سکتا تھا۔ اگر وہ، میرے ماما پاپا میرا کمرا گھر میں سے نکال کر

میرے منہ پر دے مارتے۔ فریج سے کچھ پھل اور اپنے والٹ سے کچھ پیسے بھی۔ تیز بارش میں میں گھر سے باہر کھڑا رہا اور کھڑکیاں بجاتا رہا لیکن کچھ دیر بعد جب دروازہ کھلا تو باہر کیا آیا؟ میرا رین کوٹ...... وہ بھی وہ پرانا والا جس میں جگہ جگہ سوراخ تھے۔ کتنی بار سوچا کہ اس رین کوٹ کو پھینک دوں لیکن پھینکا نہیں گیا۔ آج یہی رین کوٹ میرے منہ پر دے مارا گیا اور اس رین کوٹ نے مجھے ٹھنڈ سے مار دیا۔ یہ ہوتا ہے سستی کا انجام۔

اب کہاں جاتا کیا کرتا۔ میں نے تو صرف سچ بولنا چاہا تھا کہ اسے نیک کالر کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا سچ بولنے کی اتنی بڑی سزا ملتی ہے۔ ٹھیک ہے میں اس سزا کو بھگتنے کے لیے تیار ہوں۔ میں نے سوارخ زدہ رین کوٹ پہن لیا۔ اور ایسی دکھیاری رات کو اپنے دوستوں کے دروازوں کو بجاتا رہا۔

''کیوں نا مووی دیکھی جائے۔'' میں مائیکل کے گھر کے باہر کھڑا کانپ رہا تھا۔ دانت خالی گھر کی کھڑکیوں کی طرح بج رہے تھے

ایسی بارش میں، ایسے پھٹے ہوئے رین کوٹ کو پہنے، تقریباً بھیگے ہوئے کھڑے تم کیا کہہ رہے ہو؟

ایسی بارش میں، ایسے پھٹے ہوئے رین کوٹ کو پہنے، تقریباً سارا بھیگے ہوئے میں تم سے مووی دیکھنے کے لیے کہہ رہا ہوں چشمش۔''

تمہارا پہلے تو ایسا کوئی پروگرام نہیں تھا۔'' اس نے اپنے چشمے کو اتار کر غور سے مجھے دیکھا۔ صرف مائیکل ہی یہ کرسکتا تھا ''چشمے کو اتار کر دیکھنا''

''تم نے پہلے تو کبھی اتنے سوال نہیں کیے؟ اسے دھکا دے کر میں خود ہی اس کے گھر کے اندر گھس گیا اور کچن کی طرف لپکا۔

تم پہلے کبھی ایسی سوالیہ شکل کے ساتھ میرے گھر کے دروازے پر بھی نہیں آئے۔'' کچن ٹیبل پر رکھے آدھ کھائے سینڈوچ کو جا کر اس نے بمشکل میری پہنچ سے بچایا۔

سنو مووی ریڈی کرو...... میں کچھ کھا کر آرہا ہوں......

تم ڈنر کر کے نہیں آئے گھر سے......

اپنا منہ بند کرو اور جا کر مووی ریڈی کرو......

یہ تھی میری ''مووی نائٹ ٹرپ'' کی پہلی نائٹ۔

میں ''مووی نائٹ'' کا بہانا کر کے اپنے دوستوں کے گھر رات کو مووی دیکھتا۔ اور پھر وہیں سوتا بن جاتا۔ ساتویں دن مجھے رائن جس کے گھر میں میری یہ تیسری مووی نائٹ تھی نے ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دیا۔

''اگر تم آج بھی یہاں رہے تو مجھے بھی تمہاری طرح ''مووی نائٹس'' پر ایک پورا ہفتہ گزارنا ہوگا۔ افسوس مجھے کسی اور کے بیڈ پر نیند نہیں آتی۔ اور صوفے پر میں پورا نہیں آتا۔''

کیسے دوست ہو تم...... صرف تین دنوں میں ہی تمہیں یہ سب یاد آ گیا۔

میں تو تمہارا دوست ہوں لیکن میرے مام ڈیڈ تمہارے دوست نہیں ہیں۔

لیکن تم انہیں قائل کر سکتے ہو۔

انہوں نے مجھے قائل کرلیا ہے کہ یا تم یہاں رہو گے یا مجھے بھی جانا ہوگا......

تم ان کی اولاد نہیں ہو کیا......ایسا کیسے کر سکتے ہیں وہ تمہارے ساتھ.....تمہارے دوست کے ساتھ......

جیسے تمہارے مام ڈیڈ نے تمہارے ساتھ کیا۔تم ان کی اولاد نہیں ہو کیا؟

وہ تو میری ایک کزن آئی ہوئی ہے مجھے اس کی شکل نہیں دیکھنی اس لیے۔

یا اس کی شکل کو ماسک پہنا دو یا خود کالا چشمہ لگا لو لیکن اب چلے جاو۔میری مام نے تو وارڈ روب لاکڈ کر دی ہے۔میں ایک ہی ڈریس میں ایک ہفتہ کیسے گزاروں گا......تمہیں تورین کوٹ مل گیا تھا مجھے ٹین پیپر بھی نہیں ملے گا۔

ڈینس ٹھیک کہتا ہے تم کسی کام کے نہیں ہو......

ڈینس مجھے بھی ٹھیک کہہ گیا ہے کہ اسے کک مار کر باہر کرو۔

اس سے پہلے کہ میں رائن موٹو کی ''ڈائنوسار سائز کک'' کھاتا' مجھے گھر واپس آنا پڑا۔

وہ کچن ٹیبل پر بیٹھی سیب کھا رہی تھی۔اور مجھے دیکھ کر ایسے مسکرا رہی تھی جیسے اسے دنیا میں کوئی غم نہیں۔اسے کوئی غم ہو بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ سارے غم اس نے میری طرف منتقل کر دیئے تھے۔

اتنے دن تم کہاں رہے......جیک دی لاسٹ کنگ؟

اتنے دن میں بہت خوش رہا......عروہ دی کیوٹ کوئین......

تم مجھے کوئین کہہ رہے ہو......لگتا ہے دماغ کا علاج کافی اچھا ہو گیا ہے۔بارش تمہارے لیے فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔

فی الحال میں اس سے الجھ نہیں سکتا تھا۔اسے صرف سوری کہہ سکتا تھا۔اور اسے سوری کہا بھی۔پھر کہیں جا کر اس کا نیک کالر اترا۔

پاپا کو مجھ پر اعتبار نہیں تھا۔وہ ہر روز صبح میرے کمرے میں آتے مجھے مخصوص انداز سے گھورتے۔کیونکہ ابھی حال ہی میں میں ''مووی نائٹ ٹرپ'' سے واپس آیا تھا اس لیے میں اس گھوری سے ڈر جاتا۔میں انکل کے کمرے میں جاتا ان کا حال پوچھتا۔ان سے ہلکی پھلکی باتیں کرتا۔اکثر انہیں اپنے ساتھ چہل قدمی کے لیے لے جاتا اور ''اس'' سے دور ہی رہتا۔جیسا کہ ماما نے کہا تھا ''عروہ سے دُور رہنا ورنہ ہم سے بھی دور ہو جانا۔'' ماما پاپا سے دُور ہونے کا مطلب تھا۔صبح کے ناشتے' رات کے کھانے' اپنے روم' اس روم کے باتھ روم' اور پاپا کے والٹ میں موجود پیسوں سے دُور رہنا۔اتنی ساری چیزوں سے دور رہنے سے بہتر تھا کہ میں ''اس'' سے دور رہ لیتا۔

اکثر وہ مجھے دیکھتے ہی اپنی گردن مسلنے لگتی۔یہ ڈنر ٹیبل پر ہوتا۔اس کی گردن میں درد ہونے لگتا۔وہ ماما سے کسی بام کا پوچھنے لگتی۔پھر وہ کراہ کراہ کر ایک ایک نوالہ کھاتی۔پاپا مجھے گھورتے۔مجھے افسوس ہوتا۔بہت افسوس ہوتا مجھے ایک کاراوار کرنا چاہتے تھا کہ اس کی گردن ہی ٹوٹ جاتی۔نہ ہوتی گردن نہ نکلتی آہ......کراہ۔اب وقت گزر چکا تھا۔اسی لیے کہا جاتا ہے جو کام وقت پر نہ ہو سکے پھر وہ کبھی نہیں ہوتا۔اس کی گردن توڑنے والا کام بھی پھر کبھی نہیں ہو۔

لیکن

گھر میں ایک موٹا ہو تو دو تین اور موٹو نکل ہی آتے ہیں۔ جو سانڈ اس کے گھر سے سارا راشن کھا آیا تھا اسی سانڈ کی ایک چھوٹی بارہ سال کی موٹی بہن بھی تھی جو جب ہمارے گھر آتی ہمارے فوڈ پر کسی آفت کی طرح ٹوٹ پڑتی۔

''آنٹی میں یہاں سے گزر رہی تھی کہ بیکنگ کی خوشبو نے مجھے روک لیا۔''

ممی کا گلابی رنگ پیلا پڑ جاتا۔ ''ہاں! بیٹا میں آج کیک اور کوکیز بیک کر رہی ہوں۔''

ماما جانتی تھی وہ جھوٹ نہیں بول رہی۔ ماما ہفتے میں ایک دن کیک، کوکیز اور بریڈ بیک کرتیں۔ وہ ٹھیک اسی دن گھر آتی۔ ماما نے دن بدل کر بھی دیکھے پر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جیسے ٹام اینڈ جیری میں جیری چیز کی خوشبو پر سوتا ہوا بھی چیز کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ ٹھیک ایسے ہی وہ شہر کے کسی بھی حصے میں ہوتی وہ ٹھیک اسی جگہ پہنچ جاتی جہاں کچھ پک رہا ہوتا اور جہاں سے پکا ہوا اسے مل بھی جاتا۔

کیا تم ماما کو بتا کر آئی ہو......؟ ماما ہر بار یہ کمزور سا جواز تلاش کرتیں کہ شاید اسے گھر جانے کی جلدی ہو گی

''میں نے سائیکل شیڈ میں پارک کر دی ہے۔ مام کو میں فون کر دیتی ہوں۔ ویسے بھی مام کو میری کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ان کے خیال میں جب میں کمزور ہو جاوں گی تب ہی اچھی بچی بنوگی۔ میں انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ وزنی لوگ بھی اچھے ہو سکتے ہیں۔ آپ جانتی ہیں میں شروع سے باغی رہی ہوں۔ اگر دنیا میں اسی فیصد تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو ''فٹ'' ہیں تو مجھے ان اسی فیصد لوگوں کا حصہ نہیں بننا۔ میری ایک الگ پہچان ہونی چاہیے۔ آپ کیا کہتی ہیں آنٹی؟

''تمہاری طرح اور بھی بہت لوگ موٹے ہیں۔ یہ تمہاری الگ پہچان تو نہیں ہوئی نا۔''

میں ہزار بھیڑوں میں ہونے کی نسبت ''دس بھیڑیوں'' میں ہونا پسند کروں گی۔

لیکن بھیڑوں کو پسند کیا جاتا ہے مونا......

میں ناپسند کیئے جانے کے لیے تیار ہوں۔'' گوشت کا گولہ اپنے بازوں کو لہرا کر کہتا۔

ماما کو ناچار اس کے آگے سب رکھنا پڑتا۔ ویسے بھی ماما اور ہم سب جان گئے تھے کہ ''موٹا'' اپنے موٹا ہونے کے کئی جواز تلاش کر لیتا ہے۔ وہ ''کھانے کے کارخیر'' پر ایسی ایسی دلیلیں دیتا ہے کہ ''اسی فیصد فٹ عوام'' ان دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

سولیٹ موٹو زمور موٹو ز......

اب جب اس نے ہمارا نمک کھا ہی لیا تھا تو اسے حلال بھی کروانا چاہیے تھا۔ میں اسے اپنے ساتھ اسٹور لے گیا۔ جو جو اس نے کہا اسے کھانے کے لیے لے کر دیا۔ بدلے میں اس نے بس اتنا کیا کہ وہ عروہ کو اپنے ساتھ چہل قدمی کے لیے لے گئی۔ واپسی میں عروہ کو ماما بمشکل اٹھا کر اپنے ساتھ گھر لائیں۔ پھر گھر سے ڈاکٹر کے پاس لے کر گئیں ایمرجنسی میں......

چھوٹی موٹو لڑ کھڑا کر گری اور ٹھیک عروہ کے اوپر گری۔ جو گراونڈ پر ہاتھ سر کے نیچے رکھے پرسکون انداز میں آسمان کا نظارہ کر رہی تھی۔

’’ہو گیا نظارہ چلو اب اپنے گھر واپس۔ میں تمہیں اپنے اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔‘‘

☆ ☆ ☆

مجھے ایسا لگا جیسے میرے اوپر کوئی پہاڑ آ گرا۔ میرے آنتیں اگر باہر نہیں آئیں تھیں تو اس کا مطلب صاف تھا وہ اندر ہی ٹوٹ کر گر گئی تھیں۔ اور اب کسی اور راستے سے باہر آنے والی تھیں۔ پورے دو منٹ تک میں پیٹ کے بل اپنا درد قابو میں کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ مونا بھاگ کر گئی اور گھر سے آنٹی کو بلا لائی۔ پورے ایک ہفتے تک میں نے جو کھایا وہ کھاتے ہی باہر آیا۔ درد جس چڑیا کا نام ہے وہ میں نے چڑیوں کے جھنڈوں سے جانا۔ مجھے کئی دن تک بیڈ ریسٹ کرنا پڑا۔ اور ظاہر ہے کہ بارہ سال کی بچی یہ سب برداشت نہیں کر سکی۔ اس نے احساس جرم کے اثر کو زائل کرنے کے لیے بہت زیادہ کھانا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ اگلنا بھی شروع کر دیا۔

’’جیک نے کہا تھا مجھے یہ کرنے کے لیے۔‘‘ اس نے اگل دیا۔

’’ہاؤ کیوٹ۔‘‘ میں نے مونا کے گال پر پیار کیا۔ دل تو کر رہا تھا دانت سے گال کاٹ لوں لیکن بچی تھی۔ پھر میں اس بچی کے دیس میں تھی۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

تم نے اسے منع نہیں کیا تھا......؟؟

’’نہیں میں منع نہیں کر سکی۔ وہ مجھے اسٹور میں لے گیا۔ جس جس چیز پر میں نے ہاتھ رکھا اس نے وہ مجھے لے دی۔ پھر سب بیگز اپنے ہاتھ میں رکھ کر اس نے کہا ’’ایک ہاتھ لو ایک ہاتھ دو۔‘‘ میں نے اپنا لینے والا ہاتھ بڑھا دیا اور اس نے میرا دینے والا ہاتھ پکڑ لیا۔

اگر میں مر جاتی تو......؟

’’میں گاڈ سے معافی مانگ لیتی۔ گاڈ بہت اچھے ہیں وہ معاف کر دیتے ہیں۔ جیک نے کہا تھا موٹے لوگوں کے نیچے آ کر کوئی نہیں مرتا۔‘‘

’’تم گاڈ سے معافی تو مانگ لیتی لیکن میری جان تو واپس نہیں آتی نا......‘‘

’’ماما کہتی ہیں کچھ نقصانوں پر صبر کرنا ہی پڑتا۔ جانے والوں کو جانے دینا چاہیے۔‘‘

میری جان کے ضیاع پر اس کے کتنے نادر خیالات تھے۔ راز اگلنے کے انعام کے طور پر میں نے اسے چاکلیٹ کا ایک پیکٹ دیا جسے لے کر وہ میری شکل دیکھنے لگی۔

کیا ہوا تم یہ چاکلیٹ نہیں کھاتی......؟

میں نے آپ کی جان بچائی ہے۔ اگر میں مزید اور دو منٹ تک آپ پر گری رہتی تو آپ اس وقت بیڈ پر نہیں تابوت میں لیٹی ہوتیں۔ اب آپ بدلے میں مجھے یہ ننھا منھا پیکٹ دے رہی ہیں۔ یہ تو میں اسکول بس میں بیٹھے بیٹھے کھا جاتی ہوں۔

ابھی کچھ دیر پہلے وہ شرمندہ ہو رہی تھی اور اب وہ مجھے شرمندہ کر رہی تھی۔ یہ موٹے لوگوں کا کوئی دین ایمان ہے یا نہیں۔

’’فی الحال تو میرے پاس ایسا کچھ نہیں ہے کہ تمہیں کھانے کے لیے دوں۔ البتہ تم کیچپ لگا کر مجھے کھا سکتی ہو۔‘‘ میں نے آہ بھر کر

کہا۔

اس نے منہ بنالیا۔ ”میں صرف اچھے کھانے کھانے کی شوقین ہوں۔“

توبہ توبہ یہ موٹے لوگ تو منہ پھٹ بھی ہوتے ہیں۔

گرمیوں کی چھٹیاں ختم ہو رہی تھیں۔ مجھے گھر بھی جانا تھا۔ پاپا پہلے ہی جا چکے تھے۔ جس دن میری فلائٹ تھی اس دن میں نے کچھ وقت جیک کے کمرے میں گزارا۔ جیک کالج جا چکا تھا۔ کمرے میں کوئی نہیں تھا لیکن کمرے میں اور بھی بہت کچھ تھا۔ وارڈروب...... وارڈروب میں کپڑے...... کپڑوں میں مہنگے کپڑے اور مہنگے کپڑوں میں ”اس کے پسندیدہ کپڑے۔“

ایک یورپین کنٹری میں رہنے والے کے پاس گھر کے بعد سب سے زیادہ قیمتی کیا ہوتا ہے؟ ایک ایسی کنٹری جہاں سردیوں میں درجہ حرارت منفی ہو جاتا ہے۔ وہاں سب سے قیمتی کیا ہوگا؟ گھر کے ہیڈنگ سسٹم کے علاوہ؟ باڈی ہیڈنگ سسٹم نا؟ اس کے گرم کپڑے، مہنگے نفیس کوٹ، برفانی طوفان میں ٹھنڈ سے بچانے والے ہڈ، رنگ برنگے سوئیٹر، مختلف شیڈز کی لیدر جیکٹس۔ کینیڈا جیسے ٹھنڈے برفانی ملک میں سب سے زیادہ قیمتی اثاثہ کیا ہوگا؟ یہی سب نا......

بس میں اس اثاثے کا ایک ایک بازو کاٹ لائی۔ ہر شرٹ کا، ہر کوٹ کا، ہر سوئیٹر کا، ہر ہڈ کا۔ اتفاق سے سوئیٹروں کو درزی ٹھیک نہیں کرتے اور کوٹ کمپنیوں کے پاس واپس نہیں جاتے کہ جی ہم سے اس کا ایک بازو کٹ گیا ہے اب یہ لے لیں اور دونوں بازوں والی دے دیں۔ اتفاق سے سوئیٹر، شرٹس، کوٹ بنانے والی کمپنیاں ”ایکسٹرا کپڑا“ بھی کسٹمر کو نہیں دیتی کہ اگر کوئی آستین کاٹ کرلے جائے تو اسے جوڑ لیجیے گا۔ میں یہ نہیں کہوں گی کہ میں نے اس کا کافی نقصان کیا ہاں لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ میں نے اس کا ”ٹھیک“ نقصان کیا۔

میں تصور کی آنکھ سے دیکھ رہی تھی کہ وہ اپنے ”ملبے“ پر بیٹھا چلا چلا کر کہہ رہا ہے کہ یہ میں نے کیا ہے لیکن اس کی بات کا یقین کون کرتا؟ آنٹی اور انکل یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ سب اس نے کیا ہے اور وہ نام ”بے چاری عروہ“ کا لگا رہا ہے۔

میری چند قریبی دوستوں کو معلوم ہو چکا تھا کہ میں منگنی شدہ ہوں۔ اب یہ منگنی کیسی چل رہی ہے، یہ انہیں معلوم نہیں تھا۔ ویسے بھی یہ منگنی لولی لنگڑی تھی۔ بلکہ یہ میرے اور جیک کی طرف سے کوئی وجود ہی نہیں رکھتی تھی۔ یہ صرف ہم دونوں کے ماں باپ کے لیے تھی۔ مجھے وہ قطعاً پسند نہیں تھا۔ پہلی بات تو یہ کہ اس سے شادی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ اگر ہو بھی جاتی تو بہت جلد طلاق تک نوبت آجاتی۔ ایسی شادی کا فائدہ جس کے فوری بعد عدالتوں کے چکر لگانے پڑیں۔ مجھے یونیورسٹی جانا تھا اور پھر مجھے یہ اعلان کرنا تھا کہ مجھے کسی بھی صورت اس جیکی سے شادی نہیں کرنی۔ جو یہ طے ہی نہیں کر پا رہا کہ اسے کیا بنے رہنا ہے۔ وہ خود بھی اسی انتظار میں لگتا تھا کہ وہ اپنی تعلیم سے فارغ ہو اور منگنی کو توڑنے کا اعلان کرے۔ اور اس نے یہ اعلان کر دیا۔

پاپا اور انکل کے فرسٹ کزن کی اکلوتی بیٹی کا نکاح تھا اور وہ سب اس میں شرکت کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔

”اسلام علیکم محترمہ عروہ۔“ یہ اس کا ابتدائی انداز تھا مجھ سے بات کرنے کا جو کافی مہذب تھا۔ ممی پاپا تو انہیں لینے ائیرپورٹ گئے تھے۔ صرف میں اور رخشان ہی گھر تھے۔ وہ کار سے باہر نکل کر سب سے پہلے چلتا ہوا میرے پاس آیا تھا۔

''وعلیکم السلام محترم جیک۔''

''میں جیک نہیں ہوں۔ مجھے عمار کہا جائے۔''

تو وہ اپنے پیدائشی نام کو استعمال کرنے کے لیے تیار ہو چکا تھا۔اس بار وہ کافی انسانی حلیے میں ملبوس آیا تھا۔نہ بالوں میں کوئی ہل پھرا ہوا تھا نہ کوئی کرنٹ دوڑایا گیا تھا۔لیکن اس نے جو ٹی شرٹ پہن رکھی تھی وہ کافی انقلابی سی تھی......اس کی ایک آستین کسی اور ہی فیبرک کی تھی۔وہ آستین اس شرٹ کا حصہ نہیں لگ رہی تھی۔اسے دیکھ کر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی جاتی تھی کہ وہ کسی اسٹیریو فیشن کو فالو کر رہا ہے یا کسی اسٹیریو فیشن کو سیٹ کر رہا ہے۔اس کی شکل جتنی میچورڈ ہو رہی تھی اس کی شرٹ اتنی ہی اس میچورٹی کے خلاف جا رہی تھی۔

وہ انہی شرٹوں میں سے ایک تھی جس پر میں نے قینچی چلائی تھی۔اس نے دیکھ لیا تھا کہ میں اس کی شرٹ کو دیکھ کر اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کر رہی ہوں۔

''اچھا ہے نا یہ نیا فیشن۔میرے دوستوں میں کافی مقبول رہا ہے۔''

مقبول اور یہ؟؟ میں نے خود کو کھل کر ہنسنے کی اجازت دی اور شرٹ کی طرف انگلی اٹھا کر کہا۔

''ہاں''اس نے خود کو اپنی ہنستی غائب کرنے کی تنبیہ کی اور دانت پیس کر کہا۔دانت کو دانت پر ایسے جماتے ہوئے وہ کچھ ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے دانتوں پر ایلفی چپکا دی گئی ہو۔اور اب وہ اس ایلفی سے جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے ہکلانے لگا ہو۔

''ایک عرصہ ہوا مجھے ایسے مقبول ہوئے۔''

''تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے......مس جیک......''

''میں ضرور تمہارا شکریہ ادا کر کے جاوں گا مس ہائی جیک۔''

انکل اسے گھورتے ہوئے قریب سے گزر گئے۔شاید وہ اس سے خائف تھے۔آنٹی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

''یہاں آنے سے پہلے جو لیکچر تمہیں مل چکے ہیں اسے یاد رکھنا۔''

گو آنٹی نے سرگوشی کی تھی لیکن آنٹی کو کسی نے بتایا نہیں تھا کہ وہ بھی اپنے بیٹے کی طرح ''بلند آواز'' میں سرگوشی کرتی ہیں۔میں نے بمشکل اپنی ہنستی قابو میں کی۔کتنا اچھا لگتا ہے جب لڑکوں کو لڑکیوں کے سامنے ڈانٹ پڑتی ہے۔انہیں پھٹکارا جاتا ہے۔انہیں 'الو گدھا' کہا جاتا ہے۔آہ......اب وہ لڑکا اپنے اسکول کے تھیٹر کا جانی ڈیپ ہو یا ریسلنگ رنگ کا ''ہوگن''۔لڑکیوں کے سامنے وہ پھس پھسا کر زیرو ہو جاتا ہے۔

''مجھے تو تمہاری حیثیت وہی پرانی کی پرانی لگ رہی ہے۔''میرا اشارہ آنٹی کی سرگوشی کی طرف تھا جس میں وہ چپکے سے اسے پھٹکار گئی تھیں۔

لیکن تمہاری شکل مجھے نئی لگ رہی ہے......کیا کرتی رہتی ہو تم اپنی شکل کے ساتھ......پہلے اچھی خاصی لومڑی جیسی لگتی تھی اب ایکدم سے چھپکلی سی ہو گئی ہو۔دیواروں پر رینگ رینگ کر تمہارے ہاتھ بھی خراب ہو گئے ہیں۔اگر تمہیں جانوروں میں انٹرسٹ ہے تو کوئی

اچھا جانور بنو۔ جیسے چمگادڑ......یا......

شٹ اپ! مجھے اپنے جسم کا سارا خون ابلتا ہوا محسوس ہوا۔ ’’اپنی شکل دیکھی ہے تم نے؟ پچکی ہوئی رگبی بال۔

اوہ! وہ محظوظ ہوا۔ ’’کبھی رگبی بال ہاتھ میں پکڑ کر بھی دیکھی ہے۔ یا ٹی وی سے رگبی کا نام ہی سیکھ لیا ہے۔ تم جیسی لڑکیاں دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے گوگل سے فلموں‘ کھلاڑیوں‘ شہروں‘ ہوٹلوں‘ کھانوں‘ آرٹ کے نمونوں کے نام دیکھ کر یاد کر لیتی ہیں۔ پھر ایسے ظاہر کرتی ہیں جیسے ہم سے زیادہ تو کوئی جانتا ہی نہیں۔ رگبی کے ایک آدھ کھلاڑی کا نام بھی تم نے یاد کیا ہوگا۔ دس بارہ فٹ بال کے کھلاڑیوں کے نام‘ کچھ سائنس دانوں کے‘ چند کلاسیک فلموں اور کتابوں کے نام۔ ہوگئی امپریسو لسٹ تیار۔ ویسے اس بار تم نے ’’کتنی کتابیں‘‘ لا کر اپنے کمرے میں رکھی ہیں؟

اس بار ’’ڈرائکولا ان پاک لینڈ‘‘ رکھی ہے۔ میں چلا اٹھی۔ میرے اعصاب جواب دے گئے تھے۔ میرا خون ابل ابل کر اب سوکھنے لگا تھا۔ اس سے پہلے کہ میں اپنا سارا خون خشک کروا لیتی میں اس سے دُور ہوگئی۔

☆ ☆ ☆

مجھے زندگی میں دو بڑے صدمات سے گزرنا پڑا۔ ایک بچپن کی منگی کا ایک میری وارڈ روب کے ’’معذور‘‘ ہو جانے کا۔ دونوں صدمات جان لیوا تھے۔ دونوں صدمات کے وقوع پذیر ہونے کے دن میری زندگی کے بلیک ڈے تھے۔ کمرے میں بند ہو کر میں نے ’’آدھے گھنٹے‘‘ کی خاموشی اختیار کی۔ موم بتیاں جلا کر وارڈ روب کے سامنے رکھ دیں اور خودان کے پاس چوکڑی مار کر بیٹھ گیا۔

یہ کیا کر رہے ہو؟ ماما کمرے میں آئیں

تعزیتی تقریب۔

کیوں کیا ہوا؟ پھر تمہاری الماری میں چوہا گھس گیا اور تمہارا کوئی نیلا پیلا ماسک کھا گیا۔

ماما ایک تو اب میں ماسک نہیں پہنتا دوسرا چوہی آئی تھی چوہا نہیں......وہ کتر کر نہیں گئی کاٹ کر گئی ہے۔

اوہ! ویسے مجھے کتنے منٹ کی خاموشی اختیار کرنی ہوگی۔؟

آپ کو میرے یونیورسٹی جانے تک خاموشی اختیار کرنی ہوگی۔‘‘ میرا مطلب عروہ سے تھا کہ اب کوئی اس کا نام بھی میرے سامنے نہ لے۔

’’اپنی تقریب جاری رکھو۔‘‘ وہ ہنسنے لگیں۔

کتنی بے فکری سے ماما ہنس رہی تھیں۔ کیا وہ دیکھ نہیں رہیں تھیں کہ میں نے وارڈ روب کے سامنے ایک نہیں دو نہیں پوری تین درجن کینڈلز جلا رکھی ہیں۔ کیا انہیں نظر نہیں آ رہا کہ میں نے غم سے لنچ بھی نہیں کیا۔ اور کوئی ایک ہزار بار اپنے کپڑے نکال کر دیکھ چکا ہوں کہ شاید کسی کا کچھ ہو سکے۔ جن کا اب یہی ہو سکتا تھا کہ یا میں خود ’’ٹیلر‘‘ بن جاوں اور ان سب کو کسی نہ کسی طرح سے پہننے کے قابل کروں یا پھر پارٹ ٹائم جاب کروں اور اپنے لیے نئے کپڑیں خرید لوں۔

’’میں ٹیلر بھی بنا اور مجھے پارٹ ٹائم جاب بھی کرنی پڑی۔ پھر بھی نقصان وہیں کا وہیں رہا۔‘‘

رائن کی مام اکثر رائن کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہیں۔ ’’کچھ عذاب اتنے وزنی ہوتے ہیں کہ انہیں چھوٹی موٹی دعائیں ٹال ہی نہیں سکتیں۔‘‘

ٹھیک کہتی ہیں وہ۔ کچھ عذاب اتنے وزنی ہوتے ہیں کہ انہیں چھوٹی موٹی تدبیریں ٹال ہی نہیں سکتیں۔ مجھے بھی اب کوئی بڑی ہی تدبیر آزمانی ہوگی۔

اور یہ رہی وہ تدبیر۔

میں کشف کے نکاح میں شرکت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ ابھی فنکشن شروع نہیں ہوا۔ کسی مقامی سنگر کو گانے کے لیے بلایا گیا ہے لیکن ابھی تک وہ آیا نہیں۔ ہم سب اپنی اپنی آوازیں نکال کر ساونڈ سسٹم کو چیک کر رہے ہیں۔ شایان میرے کزن کے کسی انکل نے اپنے بیٹے کے میڈیکل میں انٹری ٹیسٹ میں پاس ہونے کی خوشی میں اگلے ہفتے اپنے گھر دعوت کا اعلان مائیک پر آ کر کیا۔ اور سب کو شرکت کی دعوت دی۔

تمہیں کوئی اعلان نہیں کرنا؟ شایان مجھ سے پوچھ رہا ہے۔ ’’اس کا اشارہ شاید میری شادی کی طرف ہے۔‘‘

ہاں! کیوں نہیں۔ جلد ہی میں تمہیں اپنی منگنی میں انوائٹ کروں گا۔

منگنی کرنے کی کیا ضرورت ہے نکاح کرنا یا شادی۔ ویسے ہی تمہاری منگنی کا دورانیہ کافی لمبا ہو گیا ہے۔

کس منگنی کا دورانیہ لمبا ہوا ہے۔ منگنی تو ابھی میری ہونی ہے۔

’’میں عروہ سے تمہاری منگنی کی بات کر رہا ہوں۔‘‘

کون عروہ...... میں کسی عروہ کو نہیں جانتا۔

تم مذاق کر رہے ہو؟ وہ حیران ہوا

مجھے مذاق کی عادت نہیں۔ اس سے منگنی کا اعلان کرنے سے بہتر ہے کہ میں اپنی خودکشی کا اعلان کر دوں۔ اگر میری کوئی منگنی ہوئی بھی ہے تو میں اسے توڑتا ہوں۔

میرا پلان کچھ اور تھا لیکن ہو کچھ اور گیا۔ جو ہو گیا وہ بھی کچھ ایسا برا نہیں تھا۔ کافی مہمان آ چکے تھے لیکن ابھی لڑکے والے نہیں آئے تھے۔ مائیک پر شایان کا دس بارہ سالہ کزن کھڑا نیم مزاحیہ انداز میں وہاں موجود اپنے رشتے داروں کی آوازوں کی نقل اتار کر سنا رہا تھا۔ اور سب محظوظ بھی ہو رہے تھے۔ میرے اور شایان کے درمیان جو مکالمہ چل رہا تھا وہ اس کے کان سے گزر رہا تھا۔ اس نے گردن میری طرف موڑ کر شرارت سے پوچھا۔

’’یہ والا اعلان بھی کر دوں مائیک پر۔‘‘

میں نے بچے کا دل توڑنا مناسب نہیں سمجھا اور گردن کو ہاں میں ہلا دیا۔

''عروہ سے منگنی کا اعلان کرنے سے بہتر ہے کہ میں اپنی خودکشی کا اعلان کردوں۔ اگر میری کوئی منگنی ہوئی بھی ہے تو میں اسے توڑتا ہوں۔''

لڑکے کی یادداشت بھی اچھی تھی اور اس نے میرے انداز کی نقل بھی ٹھیک ٹھیک اتاری تھی۔ اس کا اندازہ مجھے ہال میں یکدم پھیل جانے والے سناٹے سے ہوا۔ خوش قسمتی سے خاندان میں ایک ہی عروہ تھی۔ اور اس سے بھی زیادہ خوش قسمتی سے بہت سے لوگ یہ پیش گوئی پہلے ہی کر چکے تھے کہ ''ہم دونوں کی منگنی'' شادی تک نہیں پہنچے گی۔ اعلان بھی ہو گیا ان کی پیش گوئی بھی سچ ثابت ہو گئی۔

شایان نے بڑھ کر اس لڑکے کے ہاتھ سے مائیک چھین لیا۔ ''بچہ ہے مذاق کر رہا ہے۔'' شایان نے مائیک میں کہا۔

''نہیں یہ سچ ہے۔'' میں نے مائیک کے آگے منہ کر کے کہہ دیا۔

اتنی سی ہمت کی بات تھی......اور بس بات ختم۔

پاپا کی جیب میں اس وقت اگر کوئی پسٹل ہوتی تو میری لاش مائیک کے پاس پڑی ہوتی۔ اگر پسٹل نہیں بھی تھی تو بھی وہ دونوں ہاتھوں کے حملوں سے مجھے لاش بنانے آ رہے تھے لیکن انکل نے میری جان بچا لی۔ انہوں نے پاپا اور ماما دونوں سے کہہ دیا کہ فیصلہ دونوں بچے ہی کریں گے ہمیں انہیں مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ اس وقت بات کو بڑھانے سے کچھ نہیں ہوگا۔

میری واپسی کینیڈا ہو گئی۔ میں اب خوش تھا اور مطمئن بھی۔ اس سب سے میں نے یہ سبق سیکھا کہ ''تھوڑی سی ہمت آپ کو بڑی مصیبت سے بچا سکتی ہے۔'' اور ہاں میں بتانا بھول گیا۔ وہ میرے چچا کی بیٹی عروہ ہے نا۔ اس کے کمرے میں مجھے کچھ دیر رکنا پڑا۔

کمرے میں ایک میں تھا......ایک وارڈروب تھی اور میرے ہاتھ میں ایک بلیک آئل پینٹ باکس تھا۔ میں نے اس کے کپڑوں کو بیڈ پر پھیلایا۔ باکس میں برش بھگویا اور کود کود کر گیلے برش کے وار ان قیمتی ملبوسات پر کئے جو اس کے کہنے کے مطابق بڑے بڑے اور مہنگے مہنگے تھے۔

''اب وہ کپڑے دنیا کے کسی بھی لانڈری ہاؤس میں جاتے وہاں سے ویسے ہی واپس آتے جیسے جاتے۔''

☆ ☆ ☆

میں اس وقت ریسٹ روم میں تھی۔ لڑکے والے آنے ہی والے تھے۔ ہم سب لڑکیاں اپنے اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دے رہی تھیں۔ کہ انکل نیاز کا چھوٹا بیٹا بھاگتا ہوا اندر آیا۔

''عمار بھائی کہہ رہے ہیں کہ وہ مر جائیں گے عروہ آپی سے شادی نہیں کریں گے۔ انہوں نے مائیک پر کہا ہے یہ۔''

لڑکیوں کے میک اپ کرتے ہاتھ رک گئے اور وہ میرے منہ کی طرف دیکھنے لگیں۔

وہ مذاق کر رہا ہوگا۔'' میری ایک کزن نے اپنے خوشی کے تاثرات چھپاتے ہوئے کہا۔

''لیکن انہوں نے کہا وہ سچ بول رہے ہیں۔''

میں جان گئی کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ ''مجھے کون سا اس گدھے سے شادی کرنی ہے۔'' میں نے غصے سے چلا کر کہا۔

میری کزنز استہزائیہ مجھے دیکھ رہی تھیں۔ ان کے خیال میں میں پاگل تھی جو عمار کو گدھا کہہ رہی تھی۔ ان سب کے نزدیک کینیڈا میں رہنے والا انکل کا اکلوتا ڈیشنگ بیٹا گدھا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اگر کوئی گدھا ہو سکتا تھا تو وہ میں تھی۔

الٹا مجھے گدھا بنا کر ایکدم سے ہی ساری لڑکیوں کا میک اپ ہو گیا۔ ایکدم سے ہی انہیں جلدی سے باہر جانا تھا۔ ایکدم سے ہی انہیں یہ بھول گیا کہ انہیں مجھے بھی ساتھ لے کر باہر جانا تھا۔ اور ایکدم سے ہی سارا ریسٹ روم خالی ہو گیا اور میں اکیلی کھڑی رہ گئی۔ میرا خالی دماغ جیسا کہ ممی کو لگتا ہے وہ عمار کے لیے شدید غصے سے بھر گیا۔ تقریب کے بعد جس وقت وہ اپنے کمرے میں بیٹھا مووی دیکھ رہا تھا اور ساتھ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا میں وہاں جا دھمکی۔

''تم اس غلط فہمی میں کیوں تھے کہ میں تمہیں اپنا منگیتر سمجھتی ہوں۔؟'' میں نے ہاتھوں کو اس کی گردن سے دُور رکھنے کی باقاعدہ تگ ودو کی۔

''یہ غلط فہمی ہمارے والدین کو تھی۔'' وہ دیکھ سکتا تھا کہ میں کیسے اپنے ہاتھوں کو سنبھال رہی ہوں اور وہ محظوظ ہو رہا تھا۔

''تو تمہیں یہ غلط فہمی مائیک پر ہی دُور کرنی تھی۔''

''یہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ دراصل اس کا اعلان مجھے اس سے بھی بڑی جگہ پر کرنا چاہیے تھا۔'' وہ ابھی بھی ڈھیٹ ہی بنا ہوا تھا۔

''میں تم سے اپنی منگنی بہت پہلے توڑ چکی ہوں۔''

''لیکن تم نے اس کا اعلان نہیں کیا تھا...... اعلان میں نے کیا ہے......''

''تو تم اب یہاں کیا کر رہے ہو؟''

میں اپنے چچا کے گھر موجود اپنے کمرے میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا ہوں۔ ویسے تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟ تمہیں تو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ میں نے خود کو تو مصیبت سے بچایا ہی تمہیں بھی بچا لیا۔''

تو تم مان رہے ہو کہ تم مصیبت ہو جس سے میں بچ گئی؟

میں تمہیں احساس کمتری میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا۔ ہاں میں مان رہا ہوں کہ تم نے مجھے متاثر نہیں کیا اس لیے مجھے تمہارے لیے مصیبت بننا پڑا۔

اوہ! میرے گال غصے سے سرخ ہو گئے اور ہونٹ نیلے۔ کاش میں سانپ ہوتی اور اسے ڈس لیتی اور اسے نیلا کر دیتی۔ لیکن کیونکہ میں سانپ نہیں ہوں اور اسے نیلا نہیں کر سکتی اس لیے میں اپنے کان غصے سے سرخ کر رہی ہوں۔

مجھے تمہیں متاثر کرنا بھی نہیں تھا۔ کشف کے نکاح میں تمہیں کافی لڑکیوں نے امپریس کر لیا ہو گا نا......

تم ان لڑکیوں سے جیلس ہو؟

''میں ہر لڑکی سے جیلس ہوا کرتی تھی کہ وہ کیوں اتنی خوش قسمت ہیں کہ تم جیسا لڑکا ان کا منگیتر نہیں ہے۔ لیکن اب ہر لڑکی مجھ سے جیلس ہوا کرے گی۔'' میں کہہ کر جانے لگی۔

تمہیں یہ دُکھ تو ہوگا کہ مجھ جیسے ہینڈسم لڑکے نے تمہیں چھوڑ دیا۔

دکھ ...... ہاں بہت دکھ تھا لیکن پہلے کہ تم جیسے ابنارمل لڑکے سے میرے ماں باپ نے میرا رشتہ طے کر دیا۔

تو تم خود کو نارمل سمجھتی ہو......

تمہیں تو کافی دکھ ہو رہا ہے اپنے ابنارمل ہونے کے بارے میں سن کر۔ ان فیکٹ تمہیں یہ برا لگ رہا ہے کہ میں نے تمہیں گھاس نہیں ڈالی......

گھاس چرنے سے تو تمہیں ہی فرصت نہیں تھی۔ اب جاؤ مجھے غصہ نہ دلاؤ۔ ورنہ تمہیں سزا دینے کے لیے میں اس رشتے کے لیے ہاں بھی کہہ سکتا ہوں۔ لیکن یہ سزا ساتھ مجھے بھی بھگتنی ہوگی۔''

ہاں! یہ سزا تمہیں ہی بھگتنی ہوگی۔'' یہ وہ خیال تھا جو میرے ذہن میں آیا اور پھر کبھی ذہن سے نکلا ہی نہیں۔

☆　☆　☆

مجھے ڈر تھا کہ جیسے ہی ہم لوگ کینیڈا واپس آئیں گے ماما پاپا دونوں مجھ پر حملہ کر دیں گے۔ لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ دونوں کا رویہ بہت اچھا رہا بلکہ ایک دن تو انہوں نے مجھے کہا کہ ''تم ہمیں اپنے فیصلے سے آگاہ کر دینا' لیکن پہلے اچھی طرح سے سوچ لینا۔''

گو میں اپنے فیصلے سے وہاں سب کو آگاہ کر چکا تھا اور بہت ہلکا پھلکا تھا۔ پلس مجھے مزید سوچنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن پھر سے ایکدم سے جیسے مجھ پر بہت وزنی بوجھ آ گرا۔ یعنی ابھی مجھے پھر سے سوچنا ہے۔ ٹھیک ہے میں سوچ لیتا ہوں۔ کل رات سوچوں گا کل میں فری ہوں۔ کل کی رات آئی تو میں نے سوچا کہ آج کل میرے ایگزامز چل رہے ہیں مجھے ایگزمز کے بعد سوچنا چاہیے۔ ایگزمز کے بعد مجھے خیال آیا کہ یہ میرے انجوائے منٹ کے دن ہیں مجھے ہر چیز بھلا کر صرف انجوائے کرنا چاہیے۔ انجوائے منٹ کے دن ختم ہوئے تو پھر سے کلاسز شروع ہو گئیں اور میں سٹڈی میں بزی ہو گیا۔ پھر سے ایگزمز آ گئے اور یونیورسٹی کے آخری سال کی ٹف سٹڈی شروع ہو گئی۔ اتفاق سے اگر مجھے کچھ وقت فری ملتا بھی تو میں کوئی نہ کوئی مووی دیکھ لیتا۔ کچھ نہ کچھ پکا کر کھانے لگتا یا رائن کے ساتھ گھومنے نکل جاتا۔ پھر میری جاب بھی بہت ٹف تھی۔ میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں تھا کہ میں ''سوچتا''۔

ڈنر ٹیبل پر جیسے ہی پاپا مجھے غور سے دیکھتے میں جلدی سے کھانا ختم کر کے اپنے کمرے میں آ جاتا۔...... کیوں؟ کیا میں ڈر رہا ہوں کہ وہ مجھ سے میرے فیصلے کے بارے میں نہ پوچھ لیں۔ جس کے بارے میں میں نے ابھی تک سوچا ہی نہیں؟ اُس فیصلے کے بارے میں جس پر میں بہت کلیئر ہوں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں ڈر نہیں سکتا۔ یہ بھی پاپا کا کوئی ٹرک ہے۔ وہ مجھے الجھا رہے ہیں۔ وہ جان بوجھ کر میرے ذہن پر بوجھ ڈال رہے ہیں۔ جو بھی ہے۔ فیصلہ تو ہو چکا ہے۔ بس ایک بار پھر سے اس پر سوچ کر انہیں آگاہ کرنا ہے۔ چھوٹا سا معمولی سا کام لیکن بس مجھے وقت ہی نہیں مل رہا تھا۔

''تمہیں وقت کی کیا ضرورت ہے بس جھٹ جا کر کہہ دو کہ تمہیں نہیں کرنی عروہ سے شادی۔'' میرے اندر سے آواز آئی۔

''یہ چیٹنگ ہو گی پاپا نے کہا ہے ایک بار اچھی طرح سے سوچ لو۔''

’’پاپا کو کس نے بتانا ہے کہ تم نے چیٹنگ کی ہے۔ کہہ دینا اچھی طرح سے سوچ لیا ہے۔‘‘

’’میں گلٹ کا شکار ہوں گا۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔‘‘

دراصل تم عروہ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ ہاں تم یہ چاہتے ہو۔ اب جب واقعی اسے چھوڑنے کا وقت آیا ہے تو تمہارے دل پر بوجھ ہے۔

ایسا نہیں ہے۔ زہر لگتی ہے وہ مجھے۔

اسی زہر کے لیے تم نے دو سال لیے ہیں سوچنے کے لیے۔ اگر ایسی ہی زہر ہے وہ تو جاؤ جا کر انکار کر دو ابھی۔

ابھی میں جاب کے لیے اپنے انٹرویو کی تیاری کر رہا ہوں۔

دیکھا! پھر تم کہو گے تم انٹرویو دینے جا رہا ہوں۔ پھر تم کہو گے تم اپنی نئی جاب میں بزی رہتا ہوں۔ پھر یہ وہ پھر وہ۔ تم ابھی جاؤ ابھی کہو۔

’’ٹھیک ہے میں ابھی جا رہا ہوں......ابھی ابھی......‘‘

میں پاپا کے روم میں آیا۔ وہاں ماما بھی تھیں۔ دونوں میری طرف ایسے دیکھنے لگے جیسے میں بوری میں بند وہ بونا تھا جو اسٹور روم میں قید تھا۔ اور اب وہ بونا ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا ہے۔ وہ سوالیہ بونے کو دیکھ رہے ہیں کہ ’’بول اے بونے تجھے کیا چاہیے؟ تو اپنی بوری سے باہر کیوں آیا؟

’’پاپا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔‘‘ بونا اس لیے بوری سے باہر آیا۔

ہاں بولو......

وہ میں......وہ مجھے آپ کی گاڑی چاہیے......کل میرا انٹرویو ہے......

کیا میں تمہیں ڈراپ کر دوں......؟؟

میں خود چلا جاؤں گا۔‘‘ اپنی بات کہہ دینے کے بعد بھی جب میں وہاں سے نہیں گیا تو پاپا نے پوچھا

اور کچھ کہنا ہے تمہیں؟

نہیں۔ آپ کو ایسا کیوں لگا؟

تمھاری شکل پر لکھا ہے کہ تمہیں کچھ کہنا ہے۔

نہیں مجھے کچھ نہیں کہنا۔‘‘ میں اپنے کمرے میں آ گیا اور اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

’’یہ میں نے کیا کیا۔‘‘ سامنے مرر میں میرا عکس مجھ پر قہقہے لگا رہا تھا۔

’’میں نفسیاتی ڈاکٹر کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ ضرور میرے دماغ کے ساتھ کچھ مسلہ ہے۔‘‘

’’تمہارے دماغ نہیں دل کے ساتھ مسلہ ہے۔‘‘

میں نے اپنے کان بند کیے اور انٹرویو کے لیے اپنی فائل تیار کرنے لگا جو تیار ہی تھی۔لیکن اسے پھر سے تیار کرنے میں کیا مسلہ تھا۔کہیں کوئی مسلہ نہیں تھا تو پھر مسلہ تھا کہاں؟

میرا انٹرویو ہو گیا۔ مجھے جاب مل گئی۔ پاپا اب روز میری شکل کی طرف دیکھتے ہیں۔

آپ ایسے مجھے کیوں دیکھتے ہیں؟

کیا تمہیں مجھ سے کچھ کہنا ہے؟؟

’’آپ بہت اچھے ہیں...... مجھے یہی کہنا ہے......‘‘ اتنا کہہ کر میں کھسک گیا اور کیوں کھسک گیا یہ بھی معلوم نہیں کر سکا۔اب جب جب میں پاپا کو اور پاپا مجھے دیکھتے ہیں مجھے یہی لگتا ہے کہ ابھی وہ مجھ سے کہیں گے ’’تمہیں کچھ کہنا ہے؟ ہے نا؟ کہہ دو۔‘‘

لیکن تم ڈر کس بات سے رہے ہو؟ میرے اندر سے آواز آئی۔

کیا میں کسی بات سے ڈر رہا ہوں؟ میں نے خود سے پوچھا۔

تمہارے انکل عروہ کی شادی کرنا چاہتے ہیں۔‘‘ پاپا کمرے میں آئے اور فوراً سے کہہ دیا۔

اوہ! تو یہ وہ بات تھی جس سے میں ڈر رہا تھا۔عروہ کی شادی سے۔یعنی مجھ سے اس کی شادی نہ ہونے سے پلس کسی اور سے ہو جانے سے......‘‘ان دونوں باتوں سے میں ڈر رہا تھا۔نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔کبھی نہیں۔ وہ تو مجھے ’’نٹ‘‘ لگتی ہے۔

تم اپنا فیصلہ بتاو......تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو یا نہیں تاکہ وہ کہیں اور کر سکیں......

انکل نے عروہ سے پوچھ لیا؟ پتا نہیں کیسے میری زبان سے یہ نکل گیا۔اف میری زبان......کیسے سلپ ہو جاتی ہے نا۔

تم عروہ کو چھوڑو تم اپنی بات کرو......

میری بات......؟

ہاں تمہاری بات......کیا تم دوبار سننے لگے ہو......بہرے ہو گئے ہو تم کیا......؟

پاپا پتا نہیں کیا کیا کہہ رہے ہیں۔ مجھے تو کچھ سنائی نہیں دے رہا۔

سن رہے ہو مجھے؟ پاپا نے میری آنکھوں کے سامنے اپنا ہاتھ لہرایا۔

میری بات یہ ہے کہ جو عروہ کا فیصلہ ہو گا وہ مجھے منظور ہو گا۔‘‘ مجھے اپنی زبان کو کاٹ ڈالنا چاہیے۔ایسی سلپنگ ٹنگ کو رکھ کر کیا کرنا ہے۔

اچھا! پاپا نے گھور کر مجھے دیکھا اور پھر وہ مسکرانے لگے۔

یہ پاپا آخر کیوں مسکرا رہے ہیں۔ارے میں بھی مسکرا رہا ہوں لیکن کیوں؟ اوہ میرے خدایا یہ میں نے کیا کر دیا۔

☆　☆　☆

اپنے ڈریسز کا غم میں نے کیسے کم کیا یہ میں ہی جانتی ہوں۔ میرا خیال تھا اب وہ بڑا ہو گیا ہو گا۔لیکن کشف کے نکاح میں اس نے

جو کیا اس نے اس کی ساری تمیز بدتمیزی میں بدل دی۔ یہاں تک بھی سب ٹھیک تھا۔ اچھا ہی ہوا کہ اس نے منگنی توڑ دی۔ اس میں منگیتر بنے رہنے کی صلاحیت ہی نہیں تھی۔ تھا کیا اس میں؟ میں بہت مطمئن ہوں۔ ممی میرے روم میں آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا۔

تمہیں عمار پسند نہیں ہے؟

نہیں! میں نے فوراً کہا

ٹھیک ہے...... تم یونیورسٹی جاو...... اپنی سٹڈی مکمل کرو۔ پھر ہمیں سوچ کر بتا دینا۔

لیکن میں بتا چکی ہوں۔

ابھی نہیں...... ابھی تم چھوٹی ہو......

اس سے زیادہ چھوٹی تھی جب آپ نے میری منگنی کر دی تھی۔ اب تو کافی بڑی ہو چکی ہوں اب منگنی ختم کر دیں۔

ہوگا وہی جو تم چاہو گی۔ کوئی زبردستی نہیں ہوگی۔ ہم نے اپنی طرف سے اچھا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن خیر، تم وقت لو۔

وقت لینے سے کیا ہوگا؟

وقت اور تجربے سے بہت سی باتیں سمجھ آ جاتی ہیں اور بہت سے لوگ اچھے لگنے لگتے ہیں۔

''اچھا اور وہ...... ہونہہ......'' میں نے دل میں سوچا۔

میں نے رائنہ کو بتا دیا کہ میری منگنی ٹوٹنے ہی والی ہے بس۔

''گڈ! مبارک ہو'' اس نے دانت نکالے جو مجھے بہت برے لگے۔

کسی کی منگنی ٹوٹ رہی ہے اور تم مبارکباد دے رہی ہو؟

تو اور کیا کہوں؟ تمہیں وہ پسند نہیں۔ تم اس سے نفرت کرتی ہو۔ ایسے انسان سے جان چھوٹنے پر تمہیں مبارکباد نہ دوں؟

نہ دو...... ہمارے یہاں یہ روایت نہیں ہے کہ منگنی ٹوٹنے پر مبارکباد دی جائے۔'' مجھ پر ابھی ابھی یہ وارد ہوا تھا کہ ہمارے یہاں یہ روایت ہے۔

''روایت۔'' وہ بڑبڑانے لگی اور اس کا منہ بن گیا۔ بنا رہے۔ کم سے کم اسے بات کرنے کی تمیز ہونی چاہیے۔ چند دن گزرے تو یہی رائنہ اپنے ایک کزن کے بارے میں مجھے بتانے لگی۔ میں جانتی تھی اس کے کزن کو۔ مل بھی چکی تھی اس سے۔

یہ تمہیں بہت پسند کرتا ہے۔''

ساری بات بتا کر اس نے اپنی طرف سے بہت سرپرائز دینے والے انداز سے میرے کان میں سرگوشی کی۔ اس کا کزن بھی اچھا تھا اور یہ بھی اچھا تھا کہ وہ مجھے پسند کرتا تھا۔ لیکن مجھے یہ سب جان کر اچھا کیوں نہیں لگا۔ حیرت انگیز طور پر میں نے فوراً رائنہ کے کزن کو مسترد کر دیا۔

تم عمار کو پسند کرتی ہو نا؟

نہیں مجھے نفرت ہے اس سے۔

پھر میرے کزن کے لیے انکار کیوں کر رہی ہو؟

کیونکہ تمہارا کزن مجھے پسند نہیں......

میرے کزن میں ایسی کیا خامی ہے؟

خامی کا مجھے نہیں معلوم بس وہ مجھے اچھا نہیں لگا......

بغیر خامی کے کوئی کیسے برا لگ سکتا ہے۔

لگ سکتا ہے............جیسے مجھے تمہارا کزن......

تم اپنی منگنی توڑنا ہی نہیں چاہتی......

میری منگنی ٹوٹ چکی ہے۔اب بس اس کا باقاعدہ اعلان ہونا ہے۔ماما نے کہا ہے میں سٹڈی مکمل کرلوں پھر اعلان ہوگا۔

ماما نے اعلان کرنے کے لیے تمہیں اتنا وقت نہیں دیا۔تمہارا دل عمار کی طرف پھر جائے اس لیے وقت دیا ہے۔اور وہ پھر چکا ہے۔

میرا دل کیا پھرکی ہے؟

سب کا دل ہی پھرکی ہوتا ہے...... مجھے سائنس دان بننا تھا لیکن اب میں آرٹس پڑھ رہی ہوں۔دیکھا میرا دل پھرکی۔

دل پھرکی......دل پھرکی......''اف میری کانوں میں یہ فقرہ گونجتا رہا۔لیکن میں نے پرواہ نہیں کی۔خاندان سے میرے لیے چند پرپوزل بھی آئے۔ظاہر ہے سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ عمار نے کشف کے نکاح کی تقریب میں کیا کیا ہے۔ممی نے انہیں فی الحال ٹال دیا کہ ابھی میں پڑھ رہی ہوں۔مجھے حیرت ہوئی کہ جب وہ پرپوزل والی فیملی آئی تو میں اپنے کمرے میں خوف سے چھپ گئی۔

کیسا خوف؟ مجھے سمجھ نہیں آیا۔''میں ڈر کیوں رہی ہوں۔''میں خود سے پوچھنے لگی۔

''تم ایکدم سے کیسے بیمار ہوگئی ضرور تم نے اپنی سٹڈی کی ٹینشن لی ہے۔''

ممی میرے ایکدم سے بیمار ہوجانے پر حواس باختہ سی ہوگئیں۔میں خود بھی حواس باختہ ہی تھی۔کہ میں ایکدم سے بیمار صرف اس لیے ہوگئی کہ میرا خاندان سے ایک رشتہ آیا ہے۔لیکن آخر کیوں ہوں میں خوفزدہ۔کیوں؟ اس سے زیادہ خوفزدہ میں اس وقت ہوگئی تھی جب میرا آخری پیپر تھا۔

''لوگ ایگزمز سے فارغ ہوتے ہیں تو مزے کرتے ہیں تمہیں ڈرپ پر ڈرپ لگ رہی ہے۔'' میری فرینڈز مجھے تنگ کر رہی تھیں۔

میں مزے کیوں نہیں کر رہی؟ کیا وجہ ہے آخر؟

بیٹا تمہارے انکل پوچھ رہے ہیں کہ عروہ کا کیا فیصلہ ہے؟ ممی ایکدن میرے پاس آئیں اور نرمی سے پوچھنے لگیں۔اوہ تو یہ وجہ تھی۔

لیکن یہی وجہ کیوں تھی؟ میرے ہاتھ میں ایک فوٹو البم تھا جسے میں دیکھ رہی تھی۔''مردہ لوگوں کا فوٹو سیشن۔''

کیسا فیصلہ......؟ میں جانتی تھی کہ وہ کیا پوچھ رہی ہیں لیکن پھر بھی میں نے پوچھا۔

عمار تمہیں پسند ہے یا نہیں؟

نہیں! وہ مجھے نہیں پسند......

ماما نے ایک گہرا سانس لیا...... پھر اب تمہارا کیا فیصلہ ہے...... اچھی طرح سوچ لیا ہے نا؟

اچھی طرح تو نہیں سوچا لیکن......

☆ ☆ ☆

ہم پاکستان آچکے ہیں۔ بارات لے کر جا رہے ہیں۔ مجھے اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ میں نے اس شادی سے انکار کیوں نہیں کیا۔ ایسا نہیں ہے کہ میں خوش ہوں۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں کہ مجھے خوش ہونا بھی ہے یا نہیں۔ میں خوش کیوں ہوں۔ کیونکہ میری شادی ہو رہی ہے یا اس لیے خوش ہوں کہ عروہ نے شادی سے انکار نہیں کیا۔ ویسے اس نے شادی سے انکار کیوں نہیں کیا۔ یہ بات مجھے خوفزدہ کر رہی ہے۔ میں بہت خوفزدہ ہوں کیونکہ میں جان گیا ہوں کہ وہ عین نکاح کے وقت انکار کر دے گی۔ جیسے میں نے مائیک پر جا کر منگنی کے ٹوٹنے کا اعلان کیا تھا ایسے ہی وہ کرے گی۔

لیکن نہیں اس نے نکاح کے وقت انکار نہیں کیا بلکہ اب تو وہ میرے ساتھ آ کر بیٹھ چکی ہے۔

''تو اب یہ ضرور رخصتی کے وقت بھاگ جائے گی۔ ہاں یہ یہی کرے گی۔'' میں نے اسے دیکھا وہ بھی مجھے ہی دیکھ رہی ہے۔ اس کا چہرہ بھی میری طرح پیلا ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بھی خوف ہے۔ وہ بھی ڈری سہمی نظروں سے مجھے دیکھ رہی ہے۔

تم ایسے مجھے کیوں دیکھ رہی ہو؟ میں نے اپنا خوف دبا کر پوچھا

تم ابھی بھاگ جاوگے نا؟ اس کی آواز کانپ رہی ہے۔

نہیں! لیکن تم ایسا ضرور کرو گی۔'' میری بھی آواز کانپ رہی ہے۔ ساتھ ہی وہ پٹ پٹ مجھے دیکھ رہی ہے...... میں بھی پٹ پٹ اسے دیکھ رہا ہوں۔

تم نے شادی سے انکار کیوں نہیں کیا؟ وہ مجھ سے پوچھ رہی ہے۔ کتنی تیز ہے یہ مجھے ہرانا چاہتی ہے۔

تم نے شادی سے انکار کیوں نہیں کیا؟ میں نے الٹا اس سے پوچھا۔

میں بیوی بن کر ساری زندگی تمہیں سزا دینا چاہتی ہوں۔''

اس کی آنکھوں سے سارا خوف، وسوسے رخصت ہو گئے اور اس نے دلیری سے کہا۔

''اب تم بتاو......'' اس کی بڑی بڑی آنکھیں ساری کی ساری سمٹ کر مجھ پر مرکوز ہو گئیں۔

''میں شوہر بن کر ساری سزائیں بھگتنا چاہتا تھا۔'' میں نے بھی اسی کی طرح دلیری سے کہا۔ اور اپنی آنکھوں کو اس پر سمیٹ کر مرتکز کر دیا۔ میں کوئی اس سے ڈرتا تھا جیسے وہ مجھ سے نہیں ڈرتی تھی۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے نہیں ڈرتے، ہم دونوں ایک دوسرے سے

نہیں ہارتے۔ہم دونوں بچپن سے اب تک ایک تعلق میں بندھے رہے ہیں......ہم دونوں کو اب بڑھاپے تک بھی ساتھ رہنا چاہیے۔ہے نا؟

☆ ☆ ☆

The end